

حقانیت اہل السنة والجماعت حنفی دیوبندیا

مناظر اسلام ترجمان اہل سنت وکیل احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم- اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا.

وقال الله تعالى في مقام آخر. وليكن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلهم من بعد خوفهم امنا. وقال تعالى في مقام آخر هو الذي بعث في الاميين رسولا من انفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين. وآخرين منهم لما يلحقو بهم وهو العزيز الحكيم ذالك فضل الله يوتييه من يشاء والله ذو الفضل العظيم صدق الله العظيم -

جس طرح تمام دینوں میں سے سچا دین صرف اور صرف اسلام ہے، اسی طرح مسلمان کہلانے والے فرقوں میں سے نجات پانے والا صرف اور صرف اہل السنة والجماعت ہے، وہ دائرہ تھا کفر اور اسلام کا یہ دائرہ ہے، اہل السنة اور اہل بدعت کا وہ عقائد جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے ان کو ضروریات دین کہا جاتا ہے اور وہ چیزیں جن پر اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے ان کو ضروریات اہل السنة کہا جاتا ہے، وہاں (پہلے سبق میں) مسلم کے مقابلے میں لفظ کافر تھا یہاں اہل سنت کے مقابلے میں اہل بدعت ہے بدعت سے مراد

بدعات اعتقادیہ ہیں جیسے تقدیر کا انکار کرنے والے قدریہ اور اسی طرح جبریہ اور کرامیہ ہیں اہل السنۃ والجماعت کی صداقت اور حقانیت پر اگرچہ بہت ساری ادلہ قائم کی گئی ہیں لیکن آسانی کے لئے یہاں پر بھی چار ادلہ پیش کی جائیں گی۔

دلیل اول

اہل سنت والجماعت کی صداقت کی پہلی دلیل یہ ہے اس بات پر تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے **انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون** اور آج ہمارے پاس ویسے ہی قرآن موجود ہے جس طرح حضور ﷺ پر نازل ہوا اور قیامت تک باقی رہے گا حضرت عثمانؓ نے اس قرآن مجید کو جمع فرمایا لغت قریش کے مطابق اور ہزاروں نسخے دنیا میں پھیلانے اور پھر جن سات قراء کے ذریعہ پوری دنیا میں قرآن پڑھا جا رہا ہے وہ سب سنی ہیں۔

قرآن کو حضرت علیؓ بھی جمع کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کام حضرت علیؓ سے نہیں لیا اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ جمع فرماتے تو جھگڑا پڑ جاتا سنی کہتے کہ قرآن سنیوں نے جمع کیا اور شیعہ کہتے کہ قرآن شیعوں نے جمع کیا، ہم جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اب ہم شیعوں سے کہتے ہیں کہ تم کہہ دو کہ حضرت عثمان ذوالنورین شیعہ تھے ہم مان لیں گے کہ قرآن شیعوں نے جمع کیا ہے وہ اس بات کا اقرار ہر گز نہیں کر سکتے بلکہ وہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سنی تھے جس سے اتفاقی طور پر یہ بات ثابت ہو گئی جامع القرآن سنی ہیں اس سے کوئی جھگڑا بھی نہیں پڑتا کیونکہ اہل سنت والجماعت جس طرح حضرت عثمانؓ کی صداقت کے قائل ہیں اسی طرح حضرت علیؓ کی صداقت کے بھی قائل ہیں بلکہ سنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے سروں کا تاج سمجھتے ہیں اپنا بیبر اور مرشد مانت ہیں۔

اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ قرآن کی حفاظت کا سہرا "سنیوں" کے سر پر سجا ہے جس سے سنیوں کی صداقت روز

روشن کی طرح واضح ہو گئی۔

لطیفہ

ایک دفعہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ لاہور میں قطب الدین ایبک کے مزار والی گلی سے تانگہ پر گزر رہے تھے آگے بعض شیعہ لوگ کھڑے تھے انہوں نے نعرے لگانے شروع کر دیے یا علی مدد جب شاہ صاحب قریب پہنچے تو اتر کر ان کو ڈانٹنا شروع کر دیا کہ تم بھنگ اور شراب پی کر میرے والد کو گالی دیتے ہو تمہارا باپ مر گیا ہے وہ منتیں کرنے لگے کہ جی غلطی ہو گئی شاہ صاحب پھر تانگے پر سوار ہوئے جب تانگہ پر تھوڑا سا آگے گئے شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کان پیچھے کی طرف رکھے وہ کہنے لگے کہ سنی جل گیا جب یہ بات شاہ صاحب نے سنی تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ آگ پر تو تم بیٹھے ہو اور جل میں گیا جس طرح بازار میں سردیوں کے اندر لکڑیاں جلا کر اکٹھے ہو کر بیٹھ جاتے ہیں وہ بھی اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔

بر صغیر میں شیعہ کی کارستانیوں

میاں میر حمزہ اللہ علیہ اللہ لاہور میں رہتے تھے، ان کا نام نامی اسم گرامی ہے "میاں میراں حسن زنجائیؒ" یہ حضرت ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ سے پہلے لاہور میں تشریف لائے تھے۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب ہوا تو فرمایا کہ "مجھے غسل دے کر رکھ دینا جنازے کے لئے اللہ کوئی آدمی بھیج دے گا" چنانچہ ان کی نماز جنازہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے پڑھائی تھی، جب ان کا زمانہ تھا تو اس وقت حکومت جہانگیر کی تھی اور جہانگیر کی بیوی نور جہاں شیعہ تھی اس نے بڑی کوشش کی کہ جہانگیر شیعہ ہو جائے۔

چنانچہ اس نے ایران خط لکھا کہ "جو سب سے بڑا مناظرہ ہوا سے بھیج دیا جائے، میں یہاں پر کہوں گی کہ اس کا کسی سنی سے

مناظرہ کروالیا جائے" اور ساتھ ہی سازش یہ کی گئی کہ وہ سیدھا آگرہ میں نہ آئے، اس وقت دارالحکومت تھا، پہلے وہ ایک ہفتہ لاہور

رہے پھر ایک ہفتہ دہلی رہے پھر آگرہ آئے لاہور اس لئے رہے تاکہ وہاں پر جو بزرگ قسم کے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کسی قسم کا

مناظرہ کیا ہی نہیں ان کو مناظرہ کے اصولوں کا علم نہیں، ان سے کوئی سوال کرے اس کا جواب ان کو آئے گا نہیں تو اس سے حکومتی

سطح پر پروپیگنڈہ اچھی طرح ہو سکے گا کہ ایسا مناظرہ آ رہا ہے کہ فلاں بھی لا جواب ہو گیا فلاں بھی لا جواب ہو گیا چونکہ بزرگ ویسے ہی

مشہور ہوتے ہیں جب یہ پتہ چلے گا کہ فلاں فلاں لا جواب ہو گئے تو اس سے سنی مناظر بھی گھبرا جائے گا کہ اتنا بڑا مناظر کہاں سے آ رہا

ہے آگرہ پہنچنے سے پہلے پہلے خوب پروپیگنڈہ ہو جائے گا یہ اس کا مقصد تھا۔

چنانچہ جب وہ لاہور پہنچا اس نے پوچھا کہ "یہاں پر کوئی سنی بزرگ ہے جواب میں کہا گیا کہ آپ نے کیا کرنا ہے اس نے کہا ہم

متعصب نہیں ہیں ہم بزرگوں سے ملتے ہیں خواہ وہ سنی ہی کیوں نہ ہو" تو یہ بات سن کر سنی بھی خوش ہوئے کہ بڑا اچھا آدمی

ہے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو کچھ سنی اور کچھ شیعہ اس کے ساتھ چل دیے حضرت میاں میراں حسن زنجانی اشراق کی نماز پڑھ کر مسجد

کے اندر دھوپ میں ہی بیٹھے تھے کیونکہ سردیوں کا زمانہ تھا، جب وہ باہر والے گیٹ سے اندر آ رہا تھا حضرت موصوف نے جو چند

مریدین پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے فرمایا کہ "یہ جو آدمی آگے آگے آ رہا ہے اس کا دل سیاہ اور کالا ہے" وہ قریب آ کر علیک سلیک کر

کے بیٹھ گیا حضرت نے فرمایا کہ "کہاں سے آئے ہیں اور کیا کام کرتے ہیں" اس نے کہا کہ "ایران سے آیا ہوں اور تو کوئی کام نہیں

کرتا ہاں صرف رسول ﷺ کے اہل بیت کی شان بیان کرتا ہوں" آپ نے فرمایا "اہل بیت کی شان بڑھے سنی کا ایمان بڑھے تو آج

آپ ہمیں بھی اہل بیت کی شان سنائیں" اس نے بیاں کرنی شروع کر دی شان بیان کرتے کرتے یہاں تک پہنچا کہنے لگا کہ "جس جگہ پر

حضرت حسینؑ مدفون ہیں وہاں سے چاروں طرف چالیس چالیس میل تک کا جو فاصلہ ہے اس کی حدود کے اندر جیسا بھی گناہ کار آدمی

مدفون ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیتے ہیں "حضرت نے فرمایا" ماشاء اللہ ماشاء اللہ پھر سناؤ "اس نے پھر سنایا حضرت موصوف نے پھر کہا "ماشاء اللہ ماشاء اللہ پھر سناؤ" اس نے پڑھ سنایا "حضرت نے فرمایا چالیس کیا ہے اس سے زیادہ کی بھی بخشش فرما سکتے ہیں آپ مجھے یہ بتائیں کہ حضرت حسینؑ کو یہ شان کس طرح حاصل ہوئی وہ اس لئے کہ وہ حضور ﷺ کے نواسے تھے جب نواسے کی اتنی شان ہے کہ چالیس میل تک والوں کی بخشش ہو سکتی ہے کیا جو نانا کے ساتھ ارد گرد سوئے ہوئے ہیں ابو بکر صدیقؓ اور عمر بن الخطابؓ کیا نانا کی برکت سے ان کی بخشش ہوئی یا نہیں؟ چالیس میل تو دور کی بات ہے یہ تو بالکل ساتھ ہی سوئے ہوئے ہیں" اس کے پاس اس کا جواب نہیں تھا اگر کہتا بخشے جائیں گے مذہب شیعہ ختم ہوتا ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ نہیں بخشے جائیں گے پھر اس کا فراڈ خراب ہوتا ہے اہل بیت کی محبت والا خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا اور کہا "میں آگے نہیں جاؤں گا ایک درویش آدمی نے مجھے ایسا لاجواب کیا ہے کہ پوری دنیا شیعہ کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔"

چنانچہ وہ واپس چلا گیا پھر نور جہاں نے خط لکھا کہ "نور اللہ شوستری کو بھیجو لیکن اب اسے راستہ میں ہوا بھی نہ لگے سیدھا آگرہ پہنچنا چاہئے" یہ پہنچ گیا سنی علماء کو معلوم تھا کہ حکومت جہانگیر کی تو برائے نام ہے اصل حکومت نور جہاں کی ہے یہ مناظرہ تو ایک لفظ ہی ہے انہوں نے انداز یہ اختیار کیا کہ جب مناظرہ کے لئے کھڑے ہوئے تو سنی عالم نے پوچھا "در حق سلیم چشتی چہ میگوئی"، یعنی سلیم چشتی کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ سلیم چشتی یہ جہانگیر کا پیر اور مرشد تھا اسی کی دعا سے یہ پیدا ہوا تھا اب شیعہ تو صحابہ کرام کو (نعوذ باللہ) گالیاں دینے سے باز نہیں آتے اس نے سلیم چشتی کو گالیاں دینا شروع کر دیں جہانگیر نے پوچھا کہ "کس کو گالیاں دے رہا ہے کہا کہ سلیم چشتی کو جہانگیر نے کہا کہ یہیں قتل کر دو" اسے وہی قتل کر دیا گیا اس کی قبر آگرہ میں ہے اسے یہ شہید ثالث کہتے ہیں۔

دلیل ثانی

حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں خاتم النبیین ہیں انبیاء کرام کے لحاظ سے حضور ﷺ آخری امانت ہیں اور آپ سب یہ جانتے ہیں کہ آپ کا مزار پاک مدینۃ المنورہ میں ہے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہے حضرت فاطمہؓ کے حجرے میں بھی بن سکتا تھا۔ آپ ﷺ کو اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ سے اتنا پیار تھا کہ جب کبھی سفر پر جاتے سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے ملتے جب سفر سے واپس آتے سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملتے اتنی محبت اور پیار تھا وہاں پر بھی بن سکتا تھا لیکن بات وہی تھی کہ اگر وہاں بن جاتا تو شیعہ کہتے کہ حضور ﷺ ہمارے گھر آرام کر رہے ہیں اور سنی کہتے ہمارے گھر میں آرام کر رہے ہیں جھگڑا ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اہل سنت کی صداقت کو داغ دار نہیں کرنا چاہتے، سب جانتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں آرام فرما ہیں اب ہم انہیں حق دیتے ہیں کہ تم مان لو کہ (معاذ اللہ) عائشہؓ شیعہ تھیں لیکن کوئی شیعہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں وہ کہتے ہیں وہ سنیوں کی ماں ہیں دیکھو اس سے سنیوں کی صداقت کیسے واضح ہو گئی کہ منافق اگر مسجد بھی بنائیں مسجد ضرار تو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو اجازت نہیں دے رہے وہاں جا کر قدم بھی رکھیں منافق جو مسجد کے نام سے کوئی مکان بنائیں پھر وہاں پر جانے کا وعدہ بھی فرمایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی مسجد میں بھی جانے کی اجازت نہیں دی تو (نعوذ باللہ) اگر عائشہ صدیقہؓ اور سنی اگر منافق ہوتے تو قیامت تک اللہ تعالیٰ اپنے نبی کان کے گھر میں کیوں آرام کرنے دیتے تو اس لئے جب وہ بھی کہتے ہیں کہ عائشہؓ سنی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ الحمد للہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نبی سنیوں کے گھر میں آرام فرما ہیں تو کوئی اپنے دشمن کے گھر میں نبی کو نہیں بھیجتا۔ معلوم ہوا کہ اہلسنت کی صداقت دو پہر کے سورج سے بھی زیادہ واضح ہے سنی جب سچے ہونگے تو وہ جس طرح حضرت عائشہؓ کو مانتے ہیں اسی طرح حضرت فاطمہؓ کو بھی مانتے ہیں دونوں ہمارے ایمان کی جان ہیں تو حضرت فاطمہؓ کی صداقت بھی برقرار اور سیدہ عائشہؓ کی صداقت بھی برقرار جب سنی سچے ہو گئے تو ان کا مذہب بھی سچا ہے۔

دلیل ثالث

یہ بھی آپ کو معلوم ہو گا کہ حضور ﷺ کا مزار اکیلا نہیں ہے بلکہ ساتھ ابو بکر و عمرؓ کا مزار بھی ہے وہاں پر حسنین کریمین کا مزار بھی ہو سکتا تھا لیکن نہیں ہوا کیونکہ اگر ان کا مزار ہوتا تو شیعہ کہتے کہ حضور ﷺ کے قیامت تک پہرہ دار ہم ہیں سنی کہتے کہ ہم سنی قیامت تک پہرے دار ہیں اس سے جھگڑا ہو جاتا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ تم مان لو کہ ابو بکر شیعہ تھے عمر شیعہ تھے لیکن کوئی شیعہ اسے ماننے کو تیار نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ سنی تھے عمرؓ سنی تھے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نبی کی حفاظت جو اللہ تعالیٰ نے کروائی ہے یہ خدمت بھی قیامت تک کے لئے سنیوں سے لی ہے، تو اب جب سنی سچے ہو گئے تو جس طرح یہ شیخینؓ کو مانتے ہیں اس طرح حسنین کریمین کو بھی مانتے ہیں ان کی صداقت بھی برقرار رہی یہ سنیوں کا گھر ہی ہے جسے کہا گیا روضة من ریا ض الجنة .

دلیل رابع

جس طرح وہ قرآن تھا اور یہ نبی تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دو گھر بھی ہیں بیت المقدس اور بیت اللہ شریف دونوں قبلے ہیں لیکن کعبۃ ایک ہی ہے کعبہ کہتے ہیں ابھری ہوئی جگہ کو کعبین بھی اسی سے ہے۔ بیت اللہ کو کعبہ بھی کہا جائے گا بیت المقدس کو کعبہ نہیں کہا جائیگا کیونکہ پہلے سارا پانی تھا یہاں سے ایک بلبہ اٹھا اسی سے ساری زمین پھیلائی گئی اس لیے ساری زمین کا مرکز یہی ہے لہذا یہ کعبہ بھی ہے اور قبلہ بھی ہے اور بیت المقدس صرف قبلہ ہے کعبہ نہیں ہے۔ یہ بیت اللہ، اللہ تعالیٰ کا دیوان خاص ہے اور وہ دیوان عام ہے اس لئے وہاں پر جو نبی بھیجے ان کو بادشاہی بھی دی جیسے سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے داؤد علیہ السلام بادشاہ تھے یہاں کسی کو بادشاہی نہیں ملی حضور ﷺ کو بھی مدینہ میں آکر بادشاہی ملی ہے وہاں پر کسی کو شاہانہ طور پر آنے کی اجازت نہیں تھوڑی دیر کے

لئے فتح مکہ کے موقع پر داخلہ کی اجازت ملی اس کے علاوہ کسی کے لئے شاہانہ داخلہ حلال نہیں کیا گیا چونکہ یہ دیوان خاص ہے اور وہ دیوان عام ہے اس لئے قیامت کے دن تخت عدالت وہیں بیت المقدس میں بچھے گا بیت اللہ میں اللہ کی صفت محبت کی تجلی ہے اور وہاں صفت حکومت کی تجلی ہے اصل قبلہ تجلیات ہیں۔

ایک ہندوؤں کے رہنما نے شور مچایا کہ مسلمان ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہم پتھر کے بتوں کو پوجتے ہیں یہ بھی پتھر کے مکان کو سجدہ کرتے ہیں تو مولانا قاسم نانوتویؒ مناظرہ کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا اگر سامنے سے بت اٹھالیا جائے تو تم سجدہ کرو گے اس نے کہا نہیں حضرت نے فرمایا اگر بیت اللہ کو تعمیر نو کے لئے گرا دیا جائے پھر بھی ہم ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھیں گے اصل میں ہم کعبہ کو سجدہ نہیں کرتے اگر جہاز میں سفر کر رہے ہوں تو جہاز تو اوپر ہوتا ہے پھر بھی اسی جہت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں یہاں اصل میں اللہ کی تجلی ہے یہ تو اس کے لئے کرسی ہے اگر کوئی چوہدری صاحب کے پاس جائے اور وہ کرسی پر بیٹھے ہوں تو سلام کرسی کو ہو گا یا کرسی پر جو بیٹھا ہوا ہے اس کو ہو گا؟ ظاہر ہے کہ جو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سلام اسی کو ہو گا تو ہمارا سجدہ اس تجلی کو ہے اللہ کی صفت محبت کو سجدہ ہے اس مکان کو سجدہ نہیں کرتے اگر شہید کر دیا جائے پھر بھی سجدہ اسی طرف ہو گا کیونکہ تجلی تو باقی ہے لہذا ہم پتھر کو سجدہ نہیں کرتے۔ اس موضوع پر حضرت نے کتاب بھی لکھی ہے ”قبلہ نما“ شاید اس موضوع پر کوئی اور کتاب نہیں لکھی گئی۔

تو اللہ تعالیٰ کے دو گھر ہیں ایک گھر تو حضور ﷺ کے زمانے میں ہی فتح ہو گیا تھا دوسرا بیت المقدس تھا، اس کے بارے میں حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ وہ بھی فتح ہو گا تو وہ حضرت عمرؓ کے ہاتھوں سے ہوا جو دلیل ہے اس بات کی کہ وہ آپ کے کامل وارث ہیں اگر حضرت علیؓ کے ہاتھوں سے فتح ہوتا تو شیعہ کہتے کہ فاتح ہم ہیں سنی کہتے فاتح ہم ہیں اس لئے اللہ نے اپنے دونوں گھر

سینوں کو دیے جو وہاں خدمت کرتے رہے وہ بھی اہل سنت والجماعت تھے اور یہاں بھی اہل سنت والجماعت خادم رہے، پہلے خلافت بنو امیہ ختم ہو گئی پھر خلافت عباسیہ آگئی چار سو سال عباسی حکومت رہی ہے سارے قاضی اور امام حنفی ہوتے تھے پھر دو سو سال سلجوقی خاندان حکمران رہا سب حنفی تھے پھر خوارزمی بھی رہے سارے حنفی تھے پھر عثمانی رہے وہ سارے حنفی تھے، اس طرح بیت المقدس ہمیشہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا البتہ اب بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور بیت اللہ سعودیوں کے پاس ہے اس کا جو ذکر ہوا یہ بھی حدیث میں بطور پیشین گوئی موجود تھا کیونکہ آخری زمانہ میں دجال کا قتل ہونا تھا دجال مسیح دو ہیں ایک سچا مسیح اور ایک جھوٹا مسیح دجال کا لقب بھی مسیح ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا لقب بھی مسیح ہے یہودی عیسائی مسلمان یہ سارے مانتے ہیں کہ مسیح دو ہیں اور تینوں کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ سچا مسیح قتل نہیں ہو گا جھوٹا مسیح قتل ہو گا اب یہودی کہتے ہیں کہ چونکہ مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے سولی پر مار دیا ہے اس لئے معاذ اللہ وہ جھوٹا مسیح تھا دجال تھا سچا نہیں تھا اب قرب قیامت عیسیٰ نازل ہونگے ایک ہے دلیل سے کسی دین کا سچا ثابت ہونا اور ایک ہے مشاہدہ سے جیسے آپ دیکھتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے فتح مکہ کے بعد ”ورائت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا“ کیونکہ بہت سارے مشرکین اس انتظار میں تھے کہ اگر اس نے مکہ فتح کر لیا پھر یہ وہی نبی ہو گا جس کا پہلے ہم تذکرہ کرتے تھے پھر وہ تقریباً اکثر مسلمان ہو گئے یہ حسی اور مشاہدہ والی نشانی تھی خود آکر اسلام قبول کرتے ہیں اس وقت الیسع کے ۵۰ باب میں فتح مکہ کا واقعہ موجود ہے اسی طرح قرب قیامت حسیات سامنے آئیں گی اب ادھر سے اسرائیل کی حکومت بن گئی حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ لد کے مقام پر دجال قتل ہو گا پچھلی دو صدیوں سے جب یہ جہاز وغیرہ بن چکے تو کافر سارے شور مچا رہے تھے کہ اب تو ساری دنیا کے چپے چپے کا علم ہمارے پاس ہے لد نام کا کوئی شہر دنیا میں موجود نہیں ہے یہ مسلمان ایسے لد لد لکھتے آرہے ہیں مرزا کہتا تھا کہ لد سے مراد لدھیانہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی باتیں غلط نہیں ہوتیں اب اسرائیل نے جو اپنا

انیرپورٹ (جہازوں کا اڈہ) بنایا ہے خود اس کا نام لدرکھا ہے تو چودہ سو سال بعد حضور ﷺ کا یہ معجزہ ظاہر ہوا اور اسی علاقہ میں بنا جہاں دجال نے آنا ہے۔

یہودیوں کے لئے قتل گاہ تیار ہو چکی ہے

یہ لدرکھا ان کی قتل گاہ ہے، اسی وجہ سے یہودی ادر ادر سے یہاں جمع ہو رہے ہیں اپنے قتل کے لئے یہ پیشین گوئی بھی باقاعدہ احادیث میں موجود تھی کہ یہودی آپ خود اپنی قتل گاہ میں پہنچیں گے، یہاں عیسیٰ آئیں گے اور دجال وہیں پہنچے گا تو سب دیکھ رہے ہوں گے کہ وہ سچا مسیح ہے اور یہ جھوٹا مسیح ہے جس کو قتل کر دیا آنکھوں سے دیکھ کر پتہ چل جائے گا تو یہودیوں کا دین بھی غلط ثابت ہو جائے گا کہ مسیح جھوٹے مسیح تھے عیسائیوں کا مذہب بھی جھوٹا ثابت ہو جائے گا کیونکہ کہتے تھے کہ وہ سولی پر مر گئے قادیانی بھی غلط ہو گئے کیونکہ ان کا بہرہ و پیہ مسیح آگیا تھا تو ان تینوں دینوں کا جھوٹا ہونا آنکھوں سے دیکھ کر ثابت ہو جائے گا کہ یہودی بھی جھوٹے عیسائی بھی جھوٹے قادیانی بھی جھوٹے اور مسلمان سچے، آنکھوں سے دیکھ کر اور حواس سے محسوس کر کے پتہ چلے گا کہ سچے ہیں ان تینوں کا جھوٹا ہونا اور واضح ہو گا کہ ان کے لئے عیسیٰ کافی ہیں لیکن ممتیوں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے دینی جمع ہونگے عیسیٰ حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ پہنچیں گے وہ سلام پڑھیں گے اور حضور ﷺ جواب دیں گے جو حاضرین سنیں گے دینی گواہی دے رہے ہونگے کہ نبی اسی قبر میں زندہ ہیں اور سلام کا جواب دے رہے ہونگے واضح ہو جائے گا یہ بھی جھوٹے ہیں۔

دو ضدیں:

ایک فریق ضد کرتا ہے کہ ”دم بدم پڑھو رود حضور بھی یہاں موجود“ دوسرا ضد کرتا ہے ”روضہ پاک میں بھی موجود

نہیں ہیں“ یہ دونوں ضد ہیں، اصل بات یہ ہے کہ وہاں ہیں یہاں نہیں ہیں حضرت پاک نے خود فرمادیا کہ اگر یہاں آکر پڑھو گے تو

خود سنوں گا اگر دور سے پڑھو گے تو پہنچا دیا جائے گا، لہذا دونوں جھوٹے ہیں خواہ وہ احمد سعید کاظمی ہو خواہ احمد سعید بلوچ ہو۔

خلاصہ کلام:

یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے دو گھر ہیں بیت اللہ و بیت المقدس۔ دونوں کی حفاظت اہل سنت والجماعت نے کی ہے اب اگرچہ بیت

المقدس پر قبضہ یہودیوں کا ہے چونکہ قبضہ کی دو قسمیں ہیں (۱) قبضہ وارثانہ (۲) قبضہ غاصبانہ۔ وارثانہ قبضہ ہمیشہ سنیوں کا رہا ہے خواہ

وہ بصورت خفی ہوں یا حنبلی وغیرہ ہوں یہودیوں کا قبضہ بیت المقدس پر غاصبانہ ہے اور اس کی بھی احادیث میں پیشین گوئی ہے یہ ایسا

ہونا ہی تھا لہذا گھبرانے کی ضرورت نہیں آخر پھر ہمارے قبضہ میں آئے گا جب عیسیٰ آئیں گے ان شاء اللہ۔

فاتح بیت المقدس

ذلک مثلہم فی التوراة و مثلہم فی الانجیل:

حضور اکرم ﷺ کی یہ پیشین گوئی یعنی فتح بیت المقدس کی سیدنا فاروق اعظمؓ کے ہاتھوں پوری ہوئی چنانچہ جب بیت المقدس فتح

ہو گیا، حضرت عمر فاروقؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا، دوران خطبہ ایک آدمی نے آپ کو ایک پرچی دی آپ نے وہ پرچی پڑھ کر فرمایا ”نہ میرا

ملک ہے اور نہ ہی میرے باپ کی وراثت ہے“ باقی موجود صحابہ کرامؓ حیران ہوئے کہ اس جملہ کا کیا مطلب ہے چنانچہ خطبہ کے بعد

آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے جو جملہ ارشاد فرمایا اس کا کیا مطلب ہے آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ”زمانہ اسلام سے پہلے میں نے

اس علاقہ کا ایک مرتبہ بغرض تجارت سفر کیا تھا میں قافلہ سے جدا ہو گیا جب میں قافلہ سے ہٹ گیا مجھے پیاس اور بھوک لگی ہوئی تھی اس وقت جو عیسائیوں کے گرجا گھر ہوتے تھے ساتھ ہی لنگر بھی ہوتا تھا تاکہ اگر کوئی مسافر ہو تو وہ وہاں سے کھانا کھالے چنانچہ میں بھی چل پڑا آگے ایک گرجا گھر آیا میں نے سوچا کہ یہاں چلتے ہیں کھانا بھی کھائیں گے پیاس بھی بجھائیں گے اور کچھ دیر آرام بھی ہو جائے گا۔

جب میں گرجا گھر میں پہنچا اس گرجا گھر میں ایک پادری بیٹھا تھا اس نے کہا کہ، کھانا تو ضرور ملے گا لیکن پہلے یہ کام کرو اس نے میرے ہاتھ میں کسی پکڑادی اور کہا کہ بنیاد کھودو یہاں ایک کمرہ تعمیر کرنا ہے میں نے تھوڑی دیر تو کام کیا گرمی کے دن تھے بھوک اور پیاس کی انتہا ہو چکی تھی اوپر سے گرمی تھی مجھے غصہ آیا میں نے کسی سے اس کا سراڈا دیا اور اسی گڑھے میں پھینک دیا پھر وہاں سے بھاگا خوف کی حالت میں دوڑ کی کیفیت بھی اور ہوتی ہے چنانچہ بھاگتے بھاگتے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور گرجا گھر آگے آگیا میں اس میں چلا گیا وہاں کا پادری پہلے کے برعکس نکلا اس نے بڑے اخلاق پیار سے مجھے بٹھایا اور اندر گیا ایک کاغذ اور قلم لے آیا کہنے لگا آپ اس پر لکھ دیں کہ جب اس علاقہ کا بادشاہ بنوں گا تو یہ گرجا گھر تیرے نام کر دوں میں نے کہا کہ میرے پاس تو اپنا اونٹ بھی نہیں ہے میں تو اونٹ بھی کرایہ پر لایا ہوں تو کہتا ہے کہ اس علاقہ کا بادشاہ بن گیا تو گرجا گھر میرے نام کر دینا؟ خطاب کے بیٹے کے پاس اپنی سواری نہیں تجارت کے لئے جو سرمایہ لایا ہوں وہ بھی دوسرے کا اس نے کہا لکھنے میں کیا حرج ہے اگر آپ بادشاہ بن گئے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ کا کونسا نقصان ہے میں نے لکھ دیا پھر وہ اندر گیا اور ایک صندوق اٹھا کر لایا اس میں تصویریں تھیں اس میں ایک تصویر تھی جو اس نے دکھائی کہ ایک آدمی کھڑا ہے دوسرا بیٹھا ہوا ہے اور کھڑے ہونے والے کی ایڑی پکڑے ہوئے ہے اس نے کہا کہ یہ آپ کے شہر میں نبی پیدا ہو گا میں دیکھ رہا تھا کہ حضور ﷺ سے شکل ملتی ہے وہ جو ایڑی پکڑ کر بیٹھا ہے اس کی شکل سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملتی ہے اس نے کہا کہ اس صدیق کے بعد علاقہ تیرے قبضہ میں آئے گا اور میری بھی باقاعدہ اس نے تصویر دکھائی اور کہا کہ میں جو آپ کو

پہچان رہا ہوں ایسے نہیں پہچان رہا میرے پاس آپ کی تصویر ہے اور یہ اس گرجا گھر میں شروع سے آرہی ہے آج وہ آدمی آیا تھا قلعہ لے کر وہی تحریر لے کر آیا تھا کہ آج آپ اس علاقہ کے بادشاہ بن گئے ہیں تو آپ اپنے وعدہ کے مطابق میرے نام کر دیں میں نے کہا کہ عمر کی اگر ملکیت ہوتی تو میں دیتا یہ تو حکومت کی ملکیت ہے نہ یہ میری ملکیت ہے نہ میرے باپ کی وراثت ہے کہ میں تجھے دے دوں اس لئے جس طرح باقی مال فنی اور مال غنیمت تقسیم ہوگا اسی طرح یہ بھی تقسیم ہوگا یہ کسی کا حق نہیں ہے۔"

یہ عرفونہ کما عرفونہ ابناء سہم -

یہ حضور ﷺ کو پہلے سے پہچانتے تھے ان کے پاس تصاویر وغیرہ ہوتی تھیں دیکھو حضور ﷺ نے ابھی تک دعویٰ نبوت نہیں کیا لیکن وہ پہلے ہی پہچان رہا ہے کہ وہ آنے والا نبی ہے اسی طریقے سے آپ کو کئی پادریوں نے بچپن میں پہچانا حضور ﷺ کی دعویٰ نبوت سے پہلے ہی بہت تشہیر ہو گئی تھی دیکھو اگر کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ محلہ والوں کو پتہ چل جاتا ہے اسٹیشن پر ہزاروں لوگ آتے جاتے ہیں لیکن کسی کا پتہ نہیں کہ کون ہے لیکن اگر کہیں صدر نے کسی جگہ پر آنا ہو تو کئی مہینہ پہلے اعلانات شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح بچے پیدا ہوتے ہیں لیکن تشہیر نہیں ہوتی لیکن حضور ﷺ کی آمد کے اعلانات پہلے شروع ہو گئے جب نبی نے آنا ہو پہلے اعلانات ہو جاتے ہیں اور اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ جنگلوں تک اور حتیٰ کہ بادشاہوں کے گھروں تک پہنچ جاتے ہیں۔

واقعہ غفرہ

بادشاہوں کے القابات کا تعارف:

یمن کے بادشاہ کا لقب ہوتا تھا "تُتَبَّہ"، مصر کے بادشاہ کا لقب ہوتا تھا "فرعون" اور حبشہ کے بادشاہ کا لقب ہوتا تھا

"نجاشی"۔ فرعون نام نہیں بلکہ فرعون لقب ہے، جس فرعون سے حضرت یوسف کو واسطہ پڑا اس کا نام "ردیون" تھا جو زلیخا کا خاوند

تھا اور جس کا موسیٰ سے واسطہ پڑا اس کا نام "مِیائِی الاول" تھا فرعون لقب ہوتا تھا مصری زبان میں، "فارا" سورج کو کہتے ہیں چونکہ مصر

والے سورج کی پوجا کرتے تھے اس لئے جو بادشاہ ہوتا اسے کہتے کہ "اس پر سورج دیوتا خوش ہو گیا" اس وجہ سے اسے فرعون کہتے

ہیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جس پر سورج خوش ہوتا ہے وہی بادشاہ بنتا ہے۔

"تُتَبَّہ" یمن کے بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا ایک تہ کا نام "مرس من کلال" تھا اس نے خواب دیکھا، خواب بڑا پریشان کن تھا

اس نے نجومیوں کو بلایا کہ میں نے خواب دیکھا اس کی تعبیر دو اگر میں نے کچھ کہا تو تم بول پڑو گے میں تو اس کی تعبیر صحیح مانوں گا جو میرا

خواب بھی اپنی تعلیم کے مطابق بتلائے اور اس کی تعبیر بھی دے انہوں نے کہا کہ ایسا تو ہم نہیں کر سکتے اس نے کہا کہ لوگوں کو تم

بولتے ہو کہ ہم غائب جانتے ہیں پھر میرے خواب کا علم تمہیں نہیں چنانچہ اس نے ان کو جیل میں ڈال دیا۔

لطیفہ

یہ جو نجومی ہوتے ہیں ہمسایوں کے بچوں سے پوچھ لیتے ہیں کہ وہاں گھر میں کون رہتا ہے اس کا نام کیا ہے اس کے بچے کتنے

ہیں ان کے نام کیا کیا ہیں پھر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اسی طرح ایک نجومی عورتوں کو کچھ غائب کی باتیں بتلا رہا تھا وہاں ایک طالب علم

آیا اس نے کہا کہ تو غائب دان ہے اس نے کہا دیکھا نہیں کتنی باتیں بتلا چکا ہوں طالب علم نے جوتا اتارا اور ہاتھ پکڑ کر کہا اب بتلا میں تجھے

ماروں گا یا نہیں اب وہ پھنس گیا اگر کہتا ہے کہ نہیں مارے گا تو یہ مار دے گا اور اگر کہوں کہ مارے گا یہ نہیں مارے گا کافی دیر سوچ بچار

کے بعد منت و سماجت کرنے لگا کہ میں غائب نہیں جانتا پھر اس کی جان چھوٹی۔

اسی طرح ایک طالب علم جا رہا تھا تو راستے میں اس کی ایک دہریہ سے ملاقات ہو گئی دہریہ نے کہا کہ خدا نہیں ہے اس نے کہا کہ موجود ہے دہریہ نے کہا اگر ہے تو دکھا کہاں ہے طالب علم نے دہریہ کا تہبند (دھوتی) کھول دیا اور اسے ننگا کر دیا دہریہ نے کہا تجھے شرم نہیں آتی طالب علم نے کہا دکھلا کہاں شرم ہے اس نے کہا شرم تو نظر نہیں آتی طالب علم نے جواب دیا اسی طرح خدا موجود تو ہے لیکن نظر نہیں آتا جس کا اس کے پاس جواب نہیں تھا چنانچہ کافی عرصہ کے بعد بادشاہ نے شکاری لباس پہنا اور شکار کرنے کے لئے نکلا شکار کے پیچھے ایسے لگے کہ بادشاہ ساتھیوں سے بچھڑ گیا اور ہرن کے پیچھے لگا رہا آخر کار دو پہر کے وقت جبکہ ہرن بھی تھک چکا تھا اس نے اسے شکار کر لیا اور باندھ دیا چونکہ خود بھی تھکا ہوا تھا اور بھوک و پیاس بھی لگی ہوئی تھی اس لئے وہ ایک درخت کے نیچے سو گیا تاکہ کچھ دیر آرام کر لیا جائے یہ سویا ہوا تھا کہ ایک بڑھیا آئی اور اسے جگا کر کہا کہ بادشاہ سلامت اٹھیں کھانا تیار ہے کھانا کھالیں یہ گھبرا یا کہ اسے کیسے پتہ چل گیا میں بادشاہ ہوں حالانکہ میں نے بادشاہی لباس بھی اتارا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے بھوک بھی لگی ہوئی تھی اور یہ ڈر بھی تھا کہ کھانے میں زہر وغیرہ نہ ملا دیا گیا ہو کیونکہ بادشاہ ہوں کے دشمن بھی عام ہوتے ہیں آخر کار میں ساتھ چل پڑا جب ان کے گھر میں پہنچا تو گھر میں ایک یہ بڑھیا رہتی تھی اور ایک لڑکی تھی جب وہ لڑکی کھانا لے کر آئی اس نے کہا بادشاہ سلامت آپ کھانا کھائیں بعد میں آپ کو آپ کا خواب بھی بتلاؤں گی اور اس کی تعبیر بھی بادشاہ نے کہا کہ وہ خواب تو بہت پرانا ہے لڑکی نے کہا میں بتلاؤں گی جب کھانا کھا لیا تو بادشاہ نے کہا کہ بتلاؤ لڑکی نے کہا کہ آپ نے خواب یہ دیکھا ہے کہ رات کا وقت ہے بادل چھائے ہوئے ہیں آندھی چل رہی ہے مٹی یا ریت نہیں اڑ رہی بلکہ آگ کے انگارے ہیں کہیں کوئی نظر نہیں آتا لیکن چیخ و پکار کی آواز ہر طرف سے آ رہی ہے بادشاہ نے کہا کہ ایسے ہی ہے لڑکی نے کہا اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ پانی کا ایک تالاب ہے اور اس کے پاس ایک آدمی

سفید لباس میں کھڑا ہے وہ پانی کے چھینٹے جس طرف مارتا ہے اس طرف نہ آگ رہتی ہے اور نہ چیخ و پکار کی آواز بادشاہ نے کہا خواب تو ایسے ہی ہے اب اس کی تعبیر بھی بتلا دیں لڑکی نے کہا اس کی تعبیر یہ ہے رات کے وقت جو بادل چھائے ہوئے ہیں یہ تو دنیا میں کفر کی تا ریکی اور اندھیرا ہے اور جو آگ کے انگارے اڑ رہے ہیں یہ امیروں کا غریبوں پر ظلم ہے اور جو چیخ و پکار ہے یہ مظلوم غریبوں کی آوازیں ہیں اور جو آدمی سفید لباس میں کھڑا ہے یہ ایک نبی آنے والا ہے محمد رسول اللہ ﷺ اور جو تالاب ہے یہ اس پر نازل ہونے والی کتاب قرآن ہے جب وہ نبی آئے گا تو اس قرآن کے ذریعہ وہ کفر کی تاریکی کو ختم کر دے گا اور امیروں کے غریبوں پر ظلم ختم کر دے گا بادشاہ نے کہا کہ یہ میری زندگی میں ہی ہو گا لڑکی نے کہا کہ نہیں بلکہ تیری نسل میں سے چودہ آدمی تیرے بعد حکومت کریں گے پھر یہ نبی آئے گا اور جو چودہ ہواں حکمران ہو گا اس وقت یمن کو وہ فتح کریں گے پھر ان کی حکومت قائم ہو جائے گی تو دیکھو ابھی چودہ نسلیں باقی ہیں حضور ﷺ کی آمد کے اعلانات پہلے ہی سے ہو رہے ہیں اور جنگلوں میں بھی ہو رہے ہیں کہ آنے والا آ رہا ہے۔

مرزا قادیانی:

کی طرح نہیں کہ میرے پر اور بیس سال وحی آتی رہی لیکن میں تردد میں تھا کہ آیا کہ میں نبی ہوں یا نہیں پھر جب وحی بارش کی طرح شروع ہوئی پھر اس بارش میں میرا پاؤں پھسلتا تب میں نے نبوت کا دعویٰ کیا باقی انبیاء کرام پر ان کی اپنی زبان میں وحی آتی تھی لیکن مرزا پر تین زبانوں میں وحی آتی تھی کبھی انگریزی میں اور کبھی عربی میں اور کبھی اردو میں اور پنجابی میں یہ بیچارہ آٹھ جماعتیں پڑھا ہوا تھا کہ انگریزی آتی نہیں تھی تو اس انگریزی وحی کا ترجمہ ایک ہندو لڑکی سے کروا تا تھا ایک پنجابی شاعر نے خوب کہا کہ:

پنجابی نبی تے وحی انگریزی وچ

ہر کم اس اوت دے اوت دالے

دلی ٹو دلیتاں خراساں دیں

لتاں دھیریک دیاں میں سر توت دااے

لطیفہ:

ہندستان سے میاں بیوی حج کرنے کے لئے گئے وہاں دونوں آپس میں لڑ پڑے مقدمہ عدالت میں درج ہو گیا چونکہ گواہ پنجابی تھے اب وکیل ان کو گواہی کے لیے تیار کر رہا ہے اس عورت کو ہذا کہنا اور مرد کو ہذا کہنا اس نے چار مکے مارے ہیں چار کو اربعہ کہنا اور پانچ لاتیں بھی ماریں ہیں تو پانچ کو خمسہ کہنا یہ وکیل نے گواہوں کو عربی سکھلائی جب حج کے سامنے پیش ہوئے مقدمے کی سماعت شروع ہوئی حج نے کہا شاہد یعنی گواہ کہاں ہیں جواب ملا نعم یعنی لیک حاضر ہے اب وکیل نے ان سے کہا کہ گواہی دو گواہ صاحب بولا ہذا مارے اس ہذا کو اربعہ مکے و خمسہ لتاں حج نے وکیل سے پوچھا یہ کیا کہہ رہا ہے حج کیونکہ حج عربی تھا اس کو سمجھ نہیں لگی وکیل نے کہا حج صاحب یہ اس ملک کا باشندہ ہے جس ملک کے نبی پر تین زبانوں میں وحی آتی ہے۔

لطیفہ:

یہ لطیفہ پچھلے سے ملتا جلتا ہے جس طرح اس میں کئی زبانیں جمع ہو گئیں اسی طرح اس میں بھی ہندوستان میں ایک سکھ ریلوے اسٹیشن پر گاڈڑ تھا پہلے زمانہ میں رات کے وقت پھاٹکوں وغیرہ پر بتیاں جلا کر رکھتے تھے آج کل ایسا ہوتا ہے تو رات کے وقت سخت آندھی چل پڑی جس سے بتیاں بجھ گئیں اب یہ پچھلے اسٹیشن والوں کو فون کر کے صورت حال بتلا رہا ہے is Coming نہیری The ذمہ دار nots لہذا گاڈڑ and. the بجھنگ R بتیاں and the یعنی دی نہیری از کمنگ اینڈ دی بتیاں آر بجھنگ اینڈ

لہذا گادڑ ناٹ از ذمہ دار یہاں پر اس نے انگریزی پنچابی اردو کو جمع کر دیا مرزا بھی ایسا ہی تھا کہ کبھی کسی زبان میں اس پر وحی آتی کبھی کسی میں جو نبی اپنی وحی نہ سمجھ سکتا ہو ترجمہ کے لیے ہندو لڑکی منتخب کی ہو یہ کیسا نبی ہے جھوٹا اور کذاب ہی ہو سکتا ہے سچا نہیں ہو سکتا۔

کامل اہلسنت والجماعت کون ہیں:

مسلمان کہلانے والے فرقوں میں سے نجات پانے والا فرقہ اہلسنت والجماعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور حضور ﷺ کی تعلیمات اور پیشین گوئی کا محافظ انہیں کو بنایا ہے کوئی اور فرقہ محافظ نہیں اب سوال یہ ہوتا ہے کہ یہاں پاک و ہند میں دیوبندی بھی اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت کہلاتے ہیں اور بریلوی بھی اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت کہلاتے ہیں حالانکہ ان کے نظریات میں کافی اختلاف دیکھنے میں آتا ہے اب ان دونوں میں سے کون سا فریق سچا ہے اور کون سا فریق جھوٹا ہے؟ کون سا فریق اہل سنت والجماعت ہے کونسا ناقص ہے ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ سنت میں دو پہلو ہیں ایک فعل کا یعنی کرنے کا پہلو اور دوسرا ترک کا یعنی نہ کرنے کا پہلو جو حضور اکرم ﷺ نے کیا ہے اس کا کرنا سنت ہے اور جو نہیں کیا اس کا نہ کرنا سنت ہے جیسے آپ دیکھیں پانچ نمازوں کے شروع میں اذان بھی دی جاتی ہے اور اقامت بھی کہی جاتی ہے اور جمعہ ایک ہفتہ کے بعد آتا ہے اس میں دو اذانیں دی جاتی ہیں عید سال کے بعد آتی ہے اس میں نہ کوئی اذان ہے اور نہ اقامت اگر یہاں اذان اور اقامت کہہ لی جائے تو کیا کوئی گناہ کا کام ہے بیان تو اس میں توحید ہی ہوگی رسالت کا بیان ہوگا جی علی الصلوٰۃ ہی کہیں گے نماز کی طرف بلانا کوئی گناہ ہے اسی طرح اذان کے آخر میں اگر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کہیں گے تو کیا محمد رسول اللہ ﷺ ناراض ہو جائیں گے کیونکہ حضور نے ایسا نہیں کیا پس معلوم ہوا کہ جہاں کرنا ثابت ہے وہاں کرنا سنت ہے جہاں ترک ثابت ہے وہاں چھوڑنا سنت ہے۔

اسی طرح درود و سلام کا مسئلہ ہے جہاں ثابت ہے وہاں پڑھنا سنت جہاں پڑھنا ثابت نہیں ہے وہاں چھوڑنا سنت ہے چونکہ اذان کے شروع میں درود نہ پڑھنا ثابت ہے تو درود نہ پڑھنا سنت ہے نماز میں اور روضہ پاک پر کھڑے ہو کر درود پڑھنا ثابت ہے لہذا وہاں پڑھنا سنت ہے عید سے پہلے اذان نہ دینا ثابت ہے وہاں تو یہ سنت ہے کہ اذان نہ دی جائے بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے کان میں اذان دینا ثابت نماز سے پہلے اذان دینا اور اقامت کہنا ثابت تو یہاں پڑھنا سنت ہے اب جو دونوں پہلوؤں کو اختیار کرے گا وہ کامل اہلسنت والجماعت ہو گا اور وہ دیوبندی ہیں الحمد للہ لہذا یہ کامل اہل سنت والجماعت ہوئے بریلوی کہتے ہیں جو حضور ﷺ نے کیا ہے اگر وہ نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں جو نہیں کیا اس کا کرنا ضروری ہے جیسے کوئی شخص متقی پر ہیزگار اپنے مال کی پوری زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے ایک پیسے کی خیانت نہیں کرتا اور دوسرا شخص زکوٰۃ تو نہیں دیتا لیکن گیارہ شریف کا ختم جمعرات کا ختم تیجہ چالیسواں کا ختم دیتا ہے یہ قضا نہیں ہوتے لیکن زکوٰۃ کا پتہ نہیں کہ یہ بھی فرض ہے تو ان کے ہاں پہلا شخص جس نے وقت پر زکوٰۃ ادا کر دی وہ تو گستاخ رسول ہے اور گستاخ اولیاء اللہ بن جائے گا اور دوسرا شخص جس نے زکوٰۃ تو نہیں دی لیکن گیارہویں شریف کا ختم فوت نہیں ہوا یہ بڑا عاشق رسول ہے اور محب اولیاء اللہ کہلائے گا تو انہوں نے اس کام کو ترجیح دی جو حضور ﷺ نے نہیں کیا جسے حضور ﷺ نے ترک فرمایا انہوں نے اس کے کرنے کو ثواب سمجھا اور جس کا حضور ﷺ نے حکم فرمایا اس کے نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تو معلوم ہوا انہوں نے دونوں پہلوؤں کا خیال نہیں رکھا اس لئے یہ ناقص اہل سنت والجماعت ہوئے اور دیوبندی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامل و مکمل اہل سنت والجماعت ہوئے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ دونوں پہلوؤں کو مد نظر رکھا ہے آئندہ بھی انشاء اللہ دونوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اتباع سنت میں زندگی گزاریں گے اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم اہل سنت والجماعت کیوں ہیں:

پہلا درس اس بات پر ہوا تھا کہ اسلام ہی دین برحق ہے اور درس ثانی اس پر ہوا تھا کہ جب اسلام کے دائرہ میں آجاتے ہیں تو نجات پانے والی جماعت کا نام اہل سنت والجماعت ہے جس طرح ہم میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی نام ہے اسی طرح ہماری جماعت کا نام اہل سنت والجماعت ہے جس طرح ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ ہمیں اپنے نام کے معنی کا پتہ چل جائے زاہد کا معنی کیا ہے امین کا معنی کیا ہے انور کا معنی کیا اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ہماری جماعت کے معنی کیا ہیں۔

اہل سنت:

پہلا لفظ اہل سنت ہے اب آپ اس کا مطلب اور معنی سمجھیں گے اس سے پہلے یہ سمجھیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن پال اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور کامل کتاب ہے قرآن مجید یہ الفاظ میں ہے اور الفاظ میں لوگ اختلاف کرتے رہتے ہیں یہاں معنی حقیقی مراد ہے یہاں پر معنی مجازی مراد ہے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے جھگڑوں سے بچانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس پر عمل کر کے بھی دکھادیں تاکہ عمل سے قرآن پاک کا معنی اور مطلب متعین ہو جائے تو اب ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ قرآن لفظی قرآن ہے اور حضرت محمد ﷺ اسی قرآن کی چلتی پھرتی عملی تفسیر تھے۔

حضرت نماز ادا فرماتے ہیں تو آیات نماز کی تفسیر ہو رہی ہے۔

حضرت حج ادا فرما رہے ہیں تو آیات حج کی تفسیر بیان ہو رہی ہے۔

اور اگر میدان کارزار میں جہاد فرما رہے ہیں تو آیات جہاد کی تفسیر ہو رہی ہے۔

حضرت تبلیغ فرما رہے ہیں تو آیات تبلیغ کی تفسیر ہو رہی ہے۔

اگر صلح فرما رہے ہیں تو آیات صلح کی تفسیر ہو رہی ہے۔

تو ہمارا عقیدہ وہی ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے اخلاق و عادات کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ قرآن آپ ﷺ کا اخلاق ہے جو قرآن میں لفظوں میں لکھا ہوا ہے وہ حضور پاک ﷺ کی اداؤں میں ڈھلا ہوا تھا۔ اس لئے حضور ﷺ کی ہر عادت ہر عبادت قرآن کی تفسیر ہے تو یہ چلتے پھرتے قرآن تھے تو آپ نے جو قرآن پر عمل کر کے عملی نمونہ دیکھا یا اسی عملی نمونہ کو سنت کہا جاتا ہے تو اب اہل سنت کا معنی بھی سمجھ آ گیا اہل سنت وہ لوگ ہیں جو قرآن پر عمل کرتے ہیں لیکن قادیانی پرویز اور مودودی کی طرح اپنی طرف سے قرآن کا مطلب نہیں نکالتے بلکہ حضور ﷺ کے پیش کردہ عملی نمونہ کو سامنے رکھ کر قرآن پر عمل کرنے والے اہل سنت کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف الفاظ کا محتاج نہیں رکھا بلکہ عملی نمونہ حضور کا سامنے منے ہوا۔ پھر آپ نے بھی اپنی ایک جماعت تیار کر دی صحابہ کرامؓ کی جو آپ کے عملی نمونہ پر عمل کرنے والے تھے حضور ﷺ نے قرآن کا عملی نمونہ کر کے دکھلا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کی پوری نگرانی تھی یہ تشریح سب کچھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتی ہے چنانچہ فرمایا کہ ان علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرآنہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ جس طرح الفاظ قرآن من جانب اللہ ہیں اسی طرح بیان قرآن بھی من جانب اللہ چنانچہ فرمایا الرحمن علم القرآن پھر آپ نے آگے صحابہ کرام کو سکھایا لیعلمہم الکتاب والحکمة۔

تعلیم کے تین طریقے ہیں قول، فعل، تقریر،

(۱) زبان کے ذریعہ سمجھنا اور بتانا جیسے ہم نے کسی کو وضو کا طریقہ بتانا ہو تو ہم اسے کہیں گے کہ پہلے نیت کرو پھر تین مرتبہ ہاتھ

دھو پھر کلی کرو.... الخ۔ اسے قول کہتے ہیں۔

(۲) فعل سے یعنی ہم خود وضو کر کے دکھائیں کہ میری طرف دیکھتے رہو جیسے وضو کر رہا ہوں ایسے ہی وضو کیا جاتا ہے اسے فعل کہتے ہیں۔

(۳) دو چار آدمیوں سے کہا جائے کہ تم وضو کرو جو غلطی ہوئی میں اسے بتلا دوں گا اسے تقریر کہتے ہیں۔

والجماعت:

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو قرآن کی تعلیم مذکورہ تینوں طریقوں سے دی حضور نے صحابہ سے عمل کروا کر بھی دیکھا جب صحابہ کرام کو قرآن و سنت کا عملی نمونہ بنایا جا رہا تھا تو دو نگرانیاں تھیں ایک اللہ تعالیٰ کی دوسری حضور ﷺ کی اللہ تعالیٰ نے جب زلٹ سنایا تو فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوعنہ اور جب حضور ﷺ نے زلٹ سنایا تو فرمایا صحابی کا لنجوم باہم اقتدیتم اہتدیتم گویا کہ نتیجہ سو فیصد نکلا سارے کے سارے صحابہ کا میاب قرار دیے گئے تو جو صحابہ کرام صورت میں عملی نمونے تیار کئے گئے انہی کو والجماعت کہا جاتا ہے تو اب اہل سنت کا معنی یہ سمجھ میں آیا قرآن پر اس طریقہ سے عمل کرنا جو حضور ﷺ نے کر کے دکھایا صحابہ کرام نے اسے اپنا یا اسی کو مزید سمجھنے کے لیے ایک لطیفہ حاضر خدمت ہے۔

الانعام یافتہ چار جماعتیں ہیں:

(۱) انبیاء کرام علیہم السلام (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین۔ جو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نبی کے علاوہ کسی کو نہیں مانتے وہ تو قرآن کی سورہ فاتحہ کے بھی منکر ہوئے۔ صدیقین بھی ہمارے لیے عملی نمونہ ہیں شہداء و صالحین بھی ہمارے لیے عملی نمونہ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے تراجم پر بنیاد نہیں رکھی وہ صحابہ کرام جن کی مادری زبان عربی تھی قرآن عربی میں نازل ہوا وہ بھی قرآن کو سمجھنے میں

حضور ﷺ کے محتاج تھے اگر آج کوئی لغت کی ایک آدھ کتاب لے کر بیٹھ جائے اور کہے کہ میں قرآن کو سمجھ جاتا ہوں یہ بات بالکل غلط ہے لغت دیکھنے میں سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ایک لفظ کے معانی موقع کے اعتبار سے بدلتے رہتے ہیں جیسے انگلش کا لفظ بریک ”اس کا معنی ہوتا ہے“ توڑنا اس کی جتنی پرپوزیشن بدلتی جائے گی اس کا معنی بدلتا جائے گا بریک اپ کا معنی اور ہے بریک ان کا معنی اور ہے اور بریک روف کا معنی اور ہے بریک اوٹ کا معنی اور ہے جس کو انگریزی مین پرپوزیشن کہتے ہیں عربی میں اسے صلات کہتے ہیں تو لفظ کا صلہ بدلنے سے معنی بدلتا جاتا ہے مثال کے طور پر صلوٰۃ کا معنی نماز دیکھ کر لیا لغت میں تو آپ معنی یہ کریں گے کہ اللہ بھی اور فرشتے بھی حضور ﷺ پر نماز پڑھتے ہیں اسی طرح و لکن شبہ لھم اس میں شبہ کا صلہ لام ہے مرز نے یہی دھوکہ دیا کہ ان البقر تشابہ علینا وہاں صلہ علی تھا کہ گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی مرزا بھی کہتا ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ صلیب پر عیسیٰ کی حالت مردوں جیسی ہو گئی تھی صلیب پر چڑھائے گئے لیکن مرے نہیں غلطی اس نے یہ کی کہ صلہ کا اس نے لحاظ نہیں کیا۔ لہذا جو صرف لغت پر اکتفا کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے قرآن نے خود کہا کہ بعض اس سے ہدایت پاتے ہیں اور بعض گمراہ ہوتے ہیں لیکن گمراہوں کی نشانی بتلادی و ما یضل بہ الا الفاسقین،

فاسق کون:

حضرت نے فرمایا غیر مقلد فاسق ہے کیونکہ فسق کا لغت عربی میں معنی ہے وہ جانور جو رسی تڑوا کر بھاگ جائے کبھی اسے سینگ مارتا ہے، کبھی اسے کبھی، کھیتی خراب کرتا ہے ہر روز لڑائی کا سبب بنتا ہے اسے فاسق کون ہیں آگے فرمایا و ما یضل بہ الا الفاسقین اب فاسق کون ہے آگے فرمایا الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ یعنی جن سے اللہ نے ملنے کا حکم فرمایا نبیوں سے صدیقین سے شہداء سے صالحین سے ان کی تقلید سے جو نکل کر بھاگے وہ فاسق ہے تو معلوم ہوا کہ جو رجال اللہ کی صحبت اور تقلید

میں رہ کر قرآن سمجھے گا اس کے لیے ہدایت ہی ہدایت ہے جو ان سے بھاگ کر سمجھنا چاہے گا اس کے لئے گمراہی ہی گمراہی ہے اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عملی نمونہ بنایا پھر صحابہ عملی نمونہ ہیں ان کے بعد صدیقین عملی نمونہ ہیں شہداء اور صالحین عملی نمونہ ہیں قیامت تک رہیں گے ہم نے قرآن سے صرف الفاظ دیکھنے میں مفہوم متعین کرنا ہے رجال اللہ کو دیکھ کر یہ کس طرح نماز پڑھ رہے ہیں متواتر نماز کس طرح آرہی ہے۔ جس طرح حج کے الفاظ ہم تک تواتر سے پہنچ چکے ہیں اسی طرح عملا حج بھی ہم تک تواتر سے پہنچ چکا ہے تو جو اس نمونہ کو سامنے رکھ کر قرآن پر عمل کرتے ہیں ان کو کہتے ہیں اہلسنت۔

لطیفہ:

گندم کی کٹائی کا موسم تھا تین چار آدمی تھے تیر کے بولنے کی آواز آرہی تھی آپس میں کہنے لگے یہ کیا کہہ رہا ہے تو ایک ان میں مولوی صاحب بھی تھے وہ کہنے لگے یہ کہہ رہا ہے سبحان تیری قدرت باقیوں نے اعتراض کر دیا مولوی صاحب آپ کو کچھ بھی آتا ہے مسجد میں ہوں تب باہر ہوں تب سبحان اللہ تو سبحان اللہ آپ کو ذہن میں ایسی رچ بس گئی ہے کہ جو بھی آواز آئے آپ کہتے ہیں سبحان اللہ کہہ رہا ہے تو یہ آواز کا مطلب نہیں بلکہ آپ کے ذہن کا مطلب ہے تو دوسرا قصائی تھا وہ کہنے لگا یہ کہہ رہا ہے سری پائے ڈھک رکھ آواز ایک تھی ذہن دو ہو گئے تیسرا تھا سبزی بیچنے والا کہتا تھا کہ وہ تو صاف کہہ رہا ہے آلو، میتھی، ادرک آواز ایک تھی ذہن تین ہوئے، چوتھا پہلوان تھا اس نے کہا واہ بھی واہ سارے اپنے اپنے ہانکے لگا رہے ہیں وہ تو انسان کا بڑا ہمدرد پرندہ ہے وہ صحت کے اصول سمجھا رہا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ گھی کھا کر اچھا کھانا کھا کر ورزش کریں تو صحت بنتی ہے اب چاروں لڑ رہے ہیں ایک کہتا ہے میں یہ سمجھا وہ کہتا ہے میں یہ سمجھا تیسرا کہتا ہے کہ۔

میں یہ سمجھایا در کھوساری لڑائی کی بنیاد ”میں“ ہے شیطان اسی میں کی وجہ سے زندہ در گاہ ہوا ہے، انا خیر منہ ہم اہل سنت

والجماعت نے اللہ کے پیغمبر سے سیکھا ہے کہ ”میں“ مار دو میں کی جگہ ہے والجماعت۔

فرق ضالہ کا مریض بہتر (۷۲) فرقے ہیں ان کے پاس میں میں ہے قرآن پڑھے گا مطلب میں سمجھا حدیث پڑھے گا

مطلب میں سمجھا وہ سب میں میں بتائیں گے لیکن اہل سنت والجماعت کہے گی کہ حدیث نبی پاک کی سمجھ صدیق اکبرؓ کی علیٰ ہذا القیاس

آتک فرمان نبی پاک ﷺ کا ہے سمجھنا فاروق اعظمؓ کا ہے ذوالنورین کا ہے علی المرتضیٰ کا ہے عشر مبشرہ ہے بدر والوں کا ہے احد والوں

کا ہے بیعت رضوان والوں کا ہے ان سب کو کہتے ہیں والجماعت۔

اس دنیا نے آج تک کسی کو معاف نہیں کیا اگر ایک طرف علماء خیر ہیں مقابلے میں علماء سو ہیں اگر ایک طرف صوفیاء کرام

ہیں تو مقابلے میں ملنگ وغیرہ بھی ننگے بیٹھے ہوتے ہیں اگر ایک طرف سچے نبی ہیں تو مقابلے میں جھوٹے نبی بھی ہیں دنیا نے خدا کو

معاف نہیں کیا خدا کے مقابلے میں جھوٹے خدا بنائے جب دنیا نے کسی کو معاف نہیں کیا تو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ

میری سنت کو بھی معاف نہیں کریں گے ایک سنت کی بہتر نقلیں بنیں گی اور سارے میرا نام لیں گے کہ ہم نبی کو مانتے ہیں جس طرح

سارے کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں لیکن صحیح طریقہ وہی ہے خدا کو ماننے کا جس طرح نبی نے مانا اسی طرح سارے دعویٰ کرتے ہیں

کہ ہم نبی کو مانتے ہیں لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جس طرح صحابہ کرام نے مانا انا علیہ واصحابی اس لئے اہلسنت والجماعت صرف ہمارے

نام میں ہے کسی کے نام میں نہیں ہے۔ کبھی کسی نے نہیں کہا کہ

میں اہل اعتزال والجماعت ہوں

میں اہل شیعہ والجماعت ہوں

میں اہل قرآن والجماعت ہوں

میں اہل حدیث والجماعت ہوں

کیونکہ سب کے ہاں میں ہے اپنی طرف سے مطلب بیان کرتے ہیں لیکن ہمارے ہاں یہ نہیں بلکہ ہم الفاظ کو دیکھ کر صحابہ کے عملی نمونہ کو دیکھیں گے اسی وجہ سے ہم اہل سنت والجماعت ہیں۔

سوال:

جب قرآن کامل کتاب ناقص نہیں ہے اس کا عملی نمونہ سنت یہ بھی کامل ہے ناقص نہیں پھر اہلسنت بھی نام کامل ہوانہ کہ ناقص پھر ساتھ والجماعت کیوں جوڑا ہوا ہے بہتر (۷۲) فرقوں کا اس نام پر اعتراض ہے۔

جواب:

والجماعت سے مراد ہمارا کوئی مطلب نہیں اس کا مطلب وہی ہے جو آپ دوکانوں پر لکھا ہوا پڑھتے ہیں نقالوں سے ہوشیار اصل چیز صحابہ کرام کے پاس ہے جو صحابہ کے واسطے سے نہیں سمجھتا اس کے پاس کامل چیز نہیں بلکہ ناقص ہے وہ نقال ہیں اصل صحابہ کے پاس ہے اس لئے والجماعت کا یہی مطلب ہے جو ہم نے بیان کر دیا فلا اشکال علیہ۔

ہم حنفی کیوں ہیں:

ہم اہل سنت والجماعت ہونے کے ساتھ حنفی بھی ہیں وہ اس لئے کہ ہمیں اللہ کے نبی ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کا فہم چاہیے دین کے لیے اب وہ کہاں سے ملے گا ہم میں سے کوئی صحابی نہیں اور تابعی بھی نہیں ہے کہ ہم براہ راست نبی ﷺ سے نماز وغیرہ حاصل کریں امام ابو حنیفہؒ نے ہمارے لئے نبی ﷺ کی سنت اور صحابہؓ کے فہم کو ہمارے لئے آسان کر دیا اس وجہ سے ہمیں امام صاحبؒ کی ضرورت ہے تاکہ ہم صحیح معنوں میں سنت پر عمل پیرا ہو سکیں اہل سنت میں ہماری نسبت خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی طرف ہے تو جو لوگ قرآن آگے رکھ کر درس دیتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں کہ حنفی نبی کو نہیں مانتے ان کو یہ نظر نہیں آتا کہ اہلسنت تو ہے ہی وہی جو نبی پاک ﷺ کے طریقہ پر چلتا ہے پھر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اگر نبی کے بعد کسی کو ماننا ہی تھا تو ابو بکر صدیق کو مان لیتے ابو حنیفہ کو ضروری ہی ماننا تھا ان کو یہ نظر نہیں آتا کہ ہم جب اہل سنت والجماعت بھی ہیں تو سب سے پہلے ابو بکر مانے جاتے ہیں ابو بکر صدیق اس جماعت کے سرادر ہیں ہم نے تو تمام صحابہ کو مانا ہے اسی وجہ سے ہم اہل سنت والجماعت کہلاواتے ہیں عجیب بات ہے کہ جن کی جماعت میں الجماعت کا لفظ نہیں وہ تو صحابہ کو ماننے والے بن بیٹھے اور جن کا نام اس کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ان کو کہتے ہیں یہ تو امام ابو حنیفہ کو ماننے ہیں ابو بکر کو نہیں مانتے۔

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں:

کوئی مولوی صاحب اگر ۴ گھنٹے بھی تقریر کرے آخر میں یہی کہتا ہے باقی پھر سہی کبھی مولوی صاحب کی تقریر پوری نہیں ہوئی، یہی حال پہلے انبیاء کرام کا تھا کہ باقی پھر سہی ایک ہی نبی ہیں جو بات کو پورا کر کے گئے ہیں وہ ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان فرما دیا لیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا، جس نے بھی انبیاء کی سیرت کا معمولی سا بھی مطا لعا کیا ہو اس کو آپ کے نبی ﷺ ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا، ایک آدمی ابراہیم علیہ السلام کو نبی مانتا ہے کہ آپؑ کا معجزہ تھا آ

گ نے آپؐ کو نہیں جلایا واقعہ بڑا معجزہ ہے جس سے ابراہیم علیہ السلام کا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن حضور ﷺ کے جسم مبارک کی بات نہیں کرتے ہم کہتے ہیں کہ جس رومال سے آپؐ کا پسینہ مبارک لگا ہے اس پر آگ نے اثر نہیں کیا مراد حضرت انسؓ کا روٹیوں والا رومال ہے جسے آگ میں ڈالا اور اجلا ہو کر نکلا اسی طرح ایک ہے آگ کا اثر نہ کرنا اور ایک ہے الٹا اثر کرنا یہ بڑا معجزہ ہے اگر آپؐ دیکھی میں پانی ڈال کر آگ پر رکھیں گے تو تھوڑی دیر بعد پانی کم ہو جائے گا لیکن اگر حضور ﷺ حضرت جابرؓ کی ہانڈی میں لعاب مبارک ڈالیں تو سالن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے ایک دو کا کھانا ہزاروں کھاتے ہیں اگر موسیٰ علیہ السلام زمین پر عصا مارنے سے چشمہ جاری کرتے ہیں تو حضور ﷺ نے آسمانوں پر چاند کے ٹکڑے کر دئے اگر سورج کو ٹکڑے کرتے وہ بھی کر سکتے تھے لیکن پھر سائنسدانوں کی زبانیں نہ رکتی وہ کہتے ہیں کہ یہ گرم کرہ ہے گرم چیز پھٹ ہی جاتی ہے جیسے بلب ٹیوب پٹاخہ مار جائیں اسی طرح یہ بھی ہو گیا لیکن چاند تو کرہ ماء ہے یعنی پانی کا کرہ ہے پانی کی اصل میں ملنا ہے نہ پھٹنا اس کو ٹکڑے کرنا بڑا معجزہ ہے عیسیٰؑ اگر اندھے کی آنکھیں ٹھیک کر دیں جبکہ اس کے سارے کنکشن ملے ہوئے ہیں یہ بھی معجزہ ہے لیکن اس سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ حضرت قنادةؓ کی آنکھ جو باہر نکل کر گر گئی سارے کنکشن ٹوٹ گئے اسے جوڑ دینا اور اس کی خوبصورتی میں کمی نہ آنے دینا یہ بڑا معجزہ ہے میدان احد کا واقعہ ہے جس وقت حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے کنپٹی پر تیر لگا اور آنکھ نکل گئی تھی۔

تو اہل سنت میں ہماری نسبت نبی ﷺ کی طرف ہے جن کے ذریعہ دین کو تکمیل نصیب ہوئی والجماعت میں ہماری نسبت صحابہ کرام کی طرف ہے جن سے دین کو تمکین حاصل ہوئی لیکن لم دینم الذی ارتضیٰ لم اللہ کا دین دنیا میں مضبوطی سے جم گیا عجیب بات تھی کہ اللہ کا دین اللہ کی زمین ہے لیکن اللہ کے پیغمبر کو زمین پر چار انچ جگہ نہیں ملتی جہاں وہ اپنے رب کے سامنے سجد کرے کافر مارتے ہیں پتھروں کی پوجا جائز ہے لیکن خدا کے نبی کو خدا کی زمین پر خدا کے سامنے پیشانی رکھنے کی اجازت نہیں ہے بالآخر ہجرت کرنا پڑی وہاں ایک دشمن تھا یہاں تین دشمن ہو گئے کیونکہ ابھی تک تمکین حاصل نہیں ہو یہودی مستقل دشمن منافق مستقل

دشمن اور مکہ والے بھی پیچھا نہیں چھوڑتے صحابہ کہتے ہیں کہ ہم سوچتے تھے کہ مدینہ میں چین ہوگا لیکن ہم اور پریشان کہ حضور ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچے رات کو بستروں پر لیٹے تو خیال آتا کہ یہاں بھی لیٹنا ہے کیوں نہ جا کر حضور ﷺ کا پہرہ دیں تو آکر حضور ﷺ کے دروازے سے دور بیٹھتے تاکہ وہاں باتیں کرتے رہیں نیند نہ آئے اور حضور ﷺ تک باتوں کی آواز نہ پہنچے تاکہ آپ کی نیند میں خلل نہ ہو، ایک دن ہم آپس میں باتیں کر رہے ہیں کہ اللہ کا دین سچا ہے لیکن اسے ابھی مکان حاصل نہیں ہوا کہ سے یہاں آئے یہاں سے پتہ نہیں کہاں جانا پڑے ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ حضور ﷺ گھر سے نکلے آدھی رات کا وقت تھا فرمایا جاؤ سارے اپنے اپنے گھروں میں جا کر سو جاؤ ۔

واللہ یعصمک من الناس

اللہ نے وعدہ فرمایا کہ آپ کی حفاظت کروں گا لوگوں سے اب تمہارے پہرے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ جا کر آرام فرماؤ ساتھ فرمایا کہ اللہ نے خوشخبری بھی بھیجی ہے

لیظہرہ علی الدین کلہ ۔

یہ دین ساری دنیا میں پھیلے گا ہر جگہ پہنچ کر رہے گا سارے دینوں پر غالب آجائے گا گویا کہ دین کو دنیا میں تمکین حاصل ہوگی خوشی خوشی صحابہ گھروں کو لوٹے اور صبح کو جو صحابہ وہاں نہیں تھے ان کو مبارک باد دے رہے ہیں منافق دیکھ کر ہنس رہے ہیں کہ دیکھو ان کو اپنے نبی پر کتنا یقین ہے ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں انصار کھانے کو دیتے ہیں اور اپنے پاس مکان نہیں لیکن یقین دیکھو ان کو یہ معلوم نہیں کہ آج ان کو یہاں سے نکال دیا جائے کل نکال دیا جائے ہر وقت دشمن ان کی گھات میں ہے لیکن اللہ کے نبی کی یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے ایسی پوری ہوئی کہ مسلمان تو کجا کافر بھی انکار نہیں کر سکتا ابھی صبح بستر پر انگڑائیاں لے رہا ہوتا ہے کہ سب

سے پہلے اللہ کی توحید کانوں میں سنائی دیتی ہے نبی کی رسالت کی آواز آتی ہے کوئی کافر بھی اپنے کانوں کو اس آواز سے بچا نہیں سکتا اس کے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی یہ ہے دین کی تمکین تو الجماعت یعنی صحابہ کرامؓ کے ذریعے دین کو جماؤ نصیب ہوا چنانچہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں دین کو مکمل تمکین حاصل ہو چکی لہذا نبی ﷺ کے ذریعے دین کی تکمیل ہوئی صحابہؓ کے ذریعے دین کو تمکین حاصل ہوئی اور اب ہم حنفی بھی ہیں تو امام صاحب سے دین کو تدوین حاصل ہوئی۔

تدوین دین:

صحابہ کرامؓ وضو کرتے تھے، نماز پڑھتے تھے لیکن آسان ترتیب سے لکھی ہوئی پوری نماز ہوا ایک ایک فرض الگ الگ سمجھا دیا گیا ہو، ایک ایک واجب ایک ایک سنت الگ الگ لکھی جا چکی ہو یہ تدوین نہیں ہوئی تھی کیونکہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا اکثر حصہ میدان جہاد میں گزارا، قرآن پاک تو انہوں نے جمع کر لیا لیکن قوانین سنت و قوانین فقہ جمع نہیں کیے البتہ انکا متواتر عمل تھا ہر روز پانچ مرتبہ نماز بھی پڑھتے تھے جب سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ نے علم حاصل کر لیا تو پختہ ارادہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون بندہ کا مقصد ہی بندگی ہے لہذا اب میں دن بھر روزہ رکھوں گا اور رات کو نوافل پڑھوں گا اس مقصد کے لئے ایک حجرہ کا انتخاب بھی ہو گیا چنانچہ آپ نے دن کو روزہ رکھا رات کو کچھ نوافل ادا کیے چونکہ ابھی پہلی رات تھی جاگنے کی عادت نہیں تھی نیند آگئی اور سو گئے تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو حنیفہؒ میری امت میں ہزاروں لوگ روزے رکھ رہے ہیں ہزاروں نوافل پڑھ رہے ہیں ایک اہم کام ہے کہ میری سنت کی تدوین ہو جائے تاکہ قیامت تک آنے والوں کو میری سنت پر عمل کرنا آسان ہو جائے یہ کام ہے کریم کا امام صاحب فرماتے ہیں کہ میری خوشی سے آنکھ کھل گئی وضو کیا اور نوافل

پڑھے لیکن دن بھر یہ سوچتا رہا کہ میرے سامنے کوئی نمونہ ہوتا و وضو پر بھی کوئی رسالہ ہوتا تو اسے سامنے رکھ لیتا کہ یہ ترتیب ہونی چاہئے۔

سارا دن اسی سوچ و بچار میں گزرا اگلی رات پھر کچھ نوافل پڑھے پھر نیند آگئی پھر سو گیا پھر خواب دیکھتا ہوں کہ میں حج پر گیا ہوں پھر مدینہ شریف پہنچ کر حضور ﷺ کے روضہ پر حاضری دی کیا دیکھتا ہوں کہ روضہ پاک کے چاروں طرف لوگ بیٹھے صلوٰۃ و سلام عرض کر رہے ہیں کوئی کھڑا ہے کوئی بیٹھا ہے میں بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرتا رہا چانک دیکھتا ہوں کہ روضہ پاک کھل گیا باقی سارے باہر کھڑے ہیں میں اندر چلا گیا اور حضرت پاک کے جسم کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں کوئی وہاں کوئی وہاں میں ان کو اٹھا کر جوڑتا رہا ہوں کہ یہ یہاں ہونی چاہئے یہ یہاں آپ کی خاک مبارک کو میں نے پھونک ماری وہ دور اڑتی ہوئی چلی گئی پہلی رات خوشی سے آنکھ کھلی تھی اب چیخ ماری اور آنکھ کھل گئی اب بڑے پریشان کہ یا اللہ میرے اوپر کون سا بڑا امتحان آنے والا ہے چنانچہ ابن سیرین کے پاس آدمی بھیجا کہ خواب بتلانا لیکن میرا نام نہ بتلانا تعبیر پوچھ کر کے آؤ کوئی صدقہ خیرات کریں اور توبہ و استغفار کریں وہ آدمی گیا اور ابن سیرین کو خواب سنایا۔

خواب کی تعبیر عن ابن سیرینؒ:

ابن سیرینؒ نے دو تین دفعہ اس آدمی کی طرف غور سے دیکھا فرمایا تیرا چہرہ تو نظر نہیں آتا کہ تو یہ خواب دیکھ لے اس نے کہا کہ میرا خواب تو نہیں ہے آپ نے پوچھا کہاں سے آیا ہے اس نے کہا کہ کوفہ سے تو آپ نے فرمایا علم غیب تو اللہ ہی کو معلوم ہے لیکن میں اپنی فراست سے کہتا ہوں کہ یہ خواب کوفہ میں ابو حنیفہؒ کے علاوہ کسی کو نہیں آسکتا اس نے کہا حضرت اس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا اس کی تعبیر یہی ہے کہ حضرت پاک ﷺ کا جسم تو ویسے ہی الان کماکان معطر ہے یہ جو آپ کو بکھرا نظر آیا یہ آپ کی سنت

بکھری ہوئی ہے تو جس شخص نے یہ خواب دیکھا ہے وہ آپ کی سنت کو ترتیب دے گا تو جس طرح جسم میں ساری چیزیں آ جاتی ہیں اس طرح اس میں سارے فرض سنن مستحبات جمع ہو جائیں گے جس شخص نے یہ خواب دیکھا ہے اللہ اس سے تدوین سنت کا کام لیں گے اور جو آپ کی خاک مبارک کو پھونک ماری ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ یہ سنت دنیا کے کونے کونے تک پہنچے گی۔

ابن سیرین اس فن کے امام تھے چنانچہ ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں انڈہ توڑ کر اس کے اندر جو باریک سی جھلی ہوتی ہے اسے اتار کر جا رہا ہوں حضرت نے فرمایا تیرا خواب ہے اس نے کہا جی تو نے دیکھا ہے جی، فرمایا شاگردوں کو اس کی پٹائی کرو چنانچہ اس کی مرمت شروع ہو گئی کہنے لگا حضرت کیا بات ہے فرمایا تو کفن چور ہے وہ واقعی کفن چور تھا۔

ایک اور آدمی آیا اس نے آکر کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میری دیوار پر مرغ کھڑا ہو کر آذان دے رہا ہے تو آپ نے فرمایا تجھے اس سال حج نصیب ہو گا۔

ابھی یہ بیٹھا تھا کہ ایک اور آدمی آیا اس نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک مرغ میری دیوار پر پھر رہا ہے فرمایا تیری چوری ہوئی ہے اس نے کہا ہاں فرمایا موزن چور ہے چنانچہ اس سے چوری مل گئی۔

تیسرے نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مرغ میری دیوار پر پھر رہا ہے کبھی ادھر آذان دیتا ہے اور کبھی ادھر آذان دیتا ہے فرمایا اسے پکڑ لو یہ خود چور ہے وہ چور نکلا۔

ایک آدمی بڑا پریشان حال آیا کہ حضرت میں خواب دیکھتا ہوں بڑی پریشانی ہے کئی دفعہ دیکھ چکا ہوں کہ مرد اور عورتیں بالکل ننگے لیٹے ہوئے ہیں اور میں ان کے منہ پر اور شر مگاہوں پر کوڑے لگا رہا ہوں فرمایا تو موزن ہے کہا جی ہاں فرمایا تو وقت سے پہلے آذان دے دیتا ہے زبیدہ کو خواب آیا بڑی نیک عورت تھی خواب میں دیکھتی ہے کہ وہ بالکل ننگی لیٹی ہوئی ہے کوئی انسان گزرتا ہے وہ

بدکاری کرتا ہے کوئی جانور گزرتا ہے وہ بدکاری کرتا ہے کوئی پرندہ آتا ہے وہ بدکاری کرتا ہے بہت پریشان ہوئی لونڈی کو بھیجا بن سیرین کے پاس کہ میرا نام نہ لینا تو تعبیر پوچھ کر آؤ یہ بیچاری بیٹھی رو رہی ہے جب خواب سنا فرمایا یہ تیرا خواب تو نہیں ہے یہ تو زبیدہ کا خواب ہے اس کی تعبیر کیا ہے فرمایا کہ وہ دنیا میں ایسا کام کر جائے گی جس سے انسان بھی حیوان پرندے بھی فائدہ اٹھائیں گے چنانچہ اس نے نہر زبیدہ کھدوائی جس سے حاجی بھی پانی پیتے تھے جانور بھی پرندے بھی۔

بہر حال امام صاحب کا حوصلہ بڑھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے تدوین کی خدمت لیں گے۔

چنانچہ:

آپ نے پہلے چالیس مجتہدین کی جماعت تیار کی پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر دین کی تدوین کی اور الحمد للہ پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کا کوئی فرض نہیں واجب نہیں سنت و مستحب نہیں بلکہ مباح بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ ایک ایک چیز آج محفوظ ہے تو امام صاحبؒ کو سے دین کی تدوین حاصل ہوئی اسی وجہ سے ہم اہلسنت والجماعت حنفی ہیں یہ ہماری متصل سند بھی ہے اہلسنت میں نسبت نبی کے ساتھ جن سے دین کی تکمیل ہوئی والجماعت میں نسبت صحابہ کی طرف جن سے تمکین دین ہو اور حنفی میں نسبت امام اعظمؒ کی طرف جن سے دین کی تدوین ہوئی۔

امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں:

امام صاحبؒ نے صحابہؓ کا زمانہ پایا ہے صحابہؓ کا دور ۲۰ھ تک ہے صحیح بخاری ص ۶۲ ج ۱، کا پہلا حاشیہ وہاں خیر القرون کی حدیث ہے وہاں پر ابن حجرؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ صحابہؓ کا دور ۲۰ھ تک تابعین کا ۷۰ھ تک اور تبع تابعین کا ۲۲۰ھ تک

یہ زمانہ خیر القرون کا ہے تو آپ بھی خیر القرون میں ہوئے اور آپ نے خیر القرون میں دین کی تدوین فرمائی تو سچا سنی بننے کے لئے صحابہ کو ماننا ضروری ہے امام صاحبؒ صحابہؒ سے ملے ہیں امام صاحبؒ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے کیونکہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے معلوم نہیں ہوتا یہ بڑا ہو کر کیا بنے گا اس وجہ سے تاریخ پیدائش کا اہتمام نہیں کیا جاتا ایک قول یہ ہے کہ امام صاحبؒ کی پیدائش ۶۱ھ ہے اگر تاریخ پیدائش ۶۱ھ مانی جائے تو امام صاحبؒ نے ۹۵ سال زمانہ پایا ہے صحابہ کرامؓ کا دوسرا قول یہ ہے ۷۰ھ میں پیدائش ہے آپ کی اس قول کے مطابق ۵۰ سال صحابہ کا زمانہ پایا ہے اور تیسرا قول ۸۰ھ کا ہے یہ زیادہ مشہور ہے یہ اس لئے کہ تاریخ کی کتابیں زیادہ شوافع نے لکھی ہیں انہوں نے اسی قول کو زیادہ لیا ہے کہ ہمارے اماموں نے تو زمانہ نہیں پایا چلو یہاں کچھ کمی تو ہو اس لحاظ سے ۴۰ سال زمانہ پایا اصول کے مطابق زیادہ ۴۰ والا معتبر ہونا چاہئے لیکن اگر اسی (۸۰) والا قول بھی مانا جائے پھر بھی امام صاحبؒ نے ۴۰ سال صحابہ کا زمانہ پایا ہے۔

احناف کی متصل سند:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ پاکستن شریف والے ان کے ملفوظات کی کتاب ہے راحت القلوب اس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے چند مریدین سے جو پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک سے باپ دادا کا نام پوچھا آپ نے فرمایا جس طرح تمہیں اپنے نسب کی سند یاد ہے اپنے دین کی سند بھی یاد کر لو مریدین نے عرض کیا کہ یاد کروادو آپ نے فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ شاگرد ہیں حضرت انس بن مالکؓ کے اور حضرت انس بن مالکؓ شاگرد ہیں حضور ﷺ کے امام ابو حنیفہؒ خود سند کے ساتھ مناقب صیمری میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا رایت انس بن مالکؓ یصلیٰ چنانچہ نماز کے بعد میں نے آپؓ

سے سجدہ سہو کا مسئلہ پوچھا آپ کی داڑھی مبارک کو مہندی لگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ ایک طرف سلام پھیر کر تشہد کے بعد دو سجدہ
ے کئے جائیں پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا جائے وہی طریقہ بتلایا جو حضرت حمادؓ نے بتلایا تھا۔

فضائل امام ابو حنیفہؒ:

مریدین نے عرض کیا کہ حضرت پھر آپ امام صاحب کے کچھ فضائل بھی بیان فرمادیں تو حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے
فرمایا فن والا فن کو جانتا ہے وہی تعریف کر سکتا ہے کہاں فرید اور کہاں امام اعظم ابو حنیفہؒ ڈاکٹر کی تعریف ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے میں اور
کچھ نہیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ جب امام صاحبؒ کے چھوٹے شاگرد امام محمدؒ گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے تو امام شافعیؒ رکاب پکڑ کر
ساتھ بھاگتے تھے مجتہد ہی مجتہد کے بارے میں رائے دے سکتا ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ قیمت تک آنے والے فقہاء امام صاحبؒ
کی عیال ہیں جب تک امام صاحبؒ کو ابو نہیں مانو گے تو فقہ حاصل نہیں کر سکتے۔

حنفی نماز کی تصدیق صحابہؓ نے کی:

اگر امام صاحبؒ نے سات سال کی عمر میں بھی نماز پڑھنی شروع کی ہو پھر بھی ۳۳ سال صحابہ کرامؓ کے سامنے امام صاحب
نے نماز پڑھی صحابہ کو نماز پڑھتے ہوئے امام صاحب نے دیکھا اور صحابہ نے امام صاحب کو دیکھا اگر امام صاحب کی نماز صحیح نہ ہوتی تو
صحابہ کرامؓ درست کرواتے آج چودہ سو سال کے بعد اگر بچہ غلط نماز پڑھتا ہے تو مسلمان ٹھیک کر دیتا ہے اگر وہ بچہ سر پر ہاتھ باندھے تو
ٹھیک کرواتے ہیں اگر امام صاحب کی نماز غلط ہوتی تو کیا صحابہ کرامؓ تابعین ٹھیک نہ کرواتے وہ سنت پر زیادہ عمل کرنے والے تھے یا
آج چودہ سو سال بعد والے صحابہ کرامؓ امام صاحب کے استاد ہیں تابعین ساتھی ہیں اور تبع تابعین شاگرد ہیں۔ امام صاحب نے ۵۵ پچپن

جج کئے ہیں ہر سال جج پر جاتے تھے کیا وہاں پر جا کر نماز نہیں پڑھتے تھے اگر آج کل کوئی ایک جج کر لے نمازی بن جاتا ہے اگر یہاں نہ پڑھے وہاں ضرور پڑھتا ہے اگر امام صاحب کی نماز غلط ہوتی تو مکہ والے بتلاتے یہ ٹھیک نہیں ہے بلکہ مکہ والوں نے امام صاحب کی نماز کی تعریف کی ہے وہ کہتے ہیں **مارا ینا احسن من صلوة ابی حنیفہؒ** حافظ ابن حجر شافعیؒ نقل کر رہے ہیں اس عبارت کو اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جتنا خشوع و خضوع حنفیوں کی نماز میں ہے کسی اور نماز میں نہیں ہے جیسا کہ کثیر کا واضح مفہوم احناف نے بیان کیا ہے باقیوں میں نہیں ہے مشاہدہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے حضرت مولانا محمد امین صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے ایک دفعہ گجرانوالہ میں کہی ایک غیر مقلد نے کہا کہ ہماری نماز کی تصدیق بھی ہوئی ہے حکیم صادق نے صلوة الرسول کتاب لکھی ہے اس کی تصدیق جنگ اخبار نے کی ہے اور نوائے وقت نے اور قادیانیوں کے شہاب رسالہ نے کی ہے میں نے کہا کہ جنہوں نے ہماری تصدیق کی ہے ان کی تصدیق عرش والے نے کی ہے رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ اور تم بھی قرآن کی کوئی آیت پڑھو جس میں عرش والے نے جنگ اخبار کی تصدیق کی ہو نوائے وقت کی کی ہو اگر یہ ماننے پر آئیں تو قادیانیوں کے شہاب رسالہ کی تصدیق کو مان لیتے ہیں نہ مانیں تو صحابہ کی تصدیق نہیں مانتے۔

واقعہ:

ایک دفعہ مولانا محمد علی جالندھریؒ شیخوپورہ میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے دوران تقریر ایک غیر مقلد کھڑا ہوا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں آٹھ رکعات تراویح کا بیان ہے حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا تقریر ختم نبوت پر ہو رہی ہے یہ دوسرے سوال کر رہا ہے تھوڑی دیر بعد جب پتہ چلا کہ اب سامعین کو بات بھول گئی ہو گی فرمایا سنت پر عمل کرنے والی حضرت عائشہؓ بھی تھیں یا یہ غیر مقلد ہیں سامعین نے کہا حضرت عائشہؓ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے ساتھ چھیالیس سال تک بیس

رکعات تراویح ہوتی رہیں انہوں نے تو کبھی بھی نہیں کہا کہ ایک روایت میرے پاس تمہارے خلاف ہے جس میں آٹھ رکعات ہیں اگر آٹھ والی روایت سے مراد آٹھ رکعات تراویح ہوتی تو وہ ضرور کہتیں جبکہ انہوں نے یہ کہا نہیں۔ معلوم ہوا اس روایت کا مصداق نماز تراویح نہیں ہم تو امی عائشہؓ کی بات مانتے ہیں نہ کہ تمہاری دوسرا کھڑا ہو گیا کہ کیا حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں تاکہ ہماری جان چھوٹے بریلویوں کے پیچھے پڑ جائیں آپ نے اسے بھی بٹھادیا کہ تقریر ختم نبوت کے موضوع پر ہو رہی ہے پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ یہ جو سامنے پلاٹ ہے میرا ارادہ ہے کہ یہاں پر آدھے پلاٹ میں مسجد بنالی جائے اور آدھے میں روضہ پاک بنالیا جائے پوچھا کہ شہر میں کتنی مسجدیں ہیں جواب ملا بہت ساری ہیں فرمایا روضہ پاک بھی ہے کوئی جواب ملا نہیں آپ نے فرمایا چلو ایک روضہ تو ہونا چاہئے انہوں نے کہا روضہ تو نہیں بن سکتا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہیں لہذا اس کا گھر ہر جگہ بن سکتا ہے حضور ﷺ ہر جگہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کا روضہ ہر جگہ نہیں بنایا جاسکتا وہ مدینہ میں ہیں انکار روضہ مبارک بھی مدینہ میں ہے۔

سچا سنی کون ہے:

سچا سنی ہونے کے لئے صحابہ کو ماننا ضروری ہے بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں ابو بکری نہیں ہم نے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے ابو بکرؓ کا نہیں لیکن اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے وہ سچا محمدی بن سکتا ہی نہیں جو ابو بکری نہ ہو جو عمری نہ ہو جو عثمانی نہ ہو جو علوی نہ ہو جو صحابہ کو نہ مانے وہ عبد اللہ ابن ابی حبیب، یزید حبیب، محمدی تو بن سکتا ہے عبد اللہ بن مسعود جیسا امام ابو حنیفہ جیسا محمدی نہیں بن سکتا تو سچا محمدی بننے کے لئے صحابہ کو ماننا ضروری ہے تو صحابہ کے ذریعہ سے جس دین کو تمکین حاصل ہوئی اس کے لئے ہمیں ائمہ اربعہ کی ضرورت ہے اس دین کی تدوین امام ابو حنیفہؒ نے کی اس کو مزید سمجھنے کے لئے قرآن پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں قرآن پاک نے عجیب انداز اختیار کیا ہے

امام باقرؑ کا نام محمد تھا محمد بن علی بن حسین بن علی ان کا لقب باقر تھا یہ بہت بڑے عالم بیٹھے تھے عراق کے کچھ شیعہ آئے کہ اگر اپنی تلوار پر سونے کا پانی پھیر لیا جائے تو یہ جائز ہے فرمایا جائز ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی تلوار پر سونے کا پانی پھیرا تھا وہ تو عراقی شیعہ تھے ان کو تو آگ لگ گئی کہنے لگے کہ آپ ان کو صدیق کہتے ہیں فرمایا وہ صدیق ہیں، وہ صدیق ہیں، وہ صدیق ہیں، جو ان کو صدیق نہیں مانتا وہ دنیا میں بھی جھوٹا ہے اور آخرت میں بھی جھوٹا ہے چنانچہ آپ نے قرآن مجید سے سورۃ حشر کھولی اور یہ آیت پڑھی اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو مہاجرین میں سے ہو جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے کہا نہیں جی پھر انصار والی آیت پڑھی **والذین تبوءوا الداروالایمان الایۃ** فرمایا تم میں سے کوئی انصاری بیٹھا ہے جس نے آنے والے صحابہ کو سنبھالا ہو صرف انہوں نے صحابہ جو نہیں بلکہ ایمان کو گھر دیا ہے تم میں سے کوئی ہے کہنے لگے نہیں نیز اللہ نے فرمایا ان سے محبت رکھنا بھی مستقل نیکی ہے جب تم میں سے کوئی ایسا نہیں تو دیکھو تم نے خود کہا کہ ان دو آیتوں میں سے کسی میں بھی تم شامل نہیں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم تیسری آیت میں بھی داخل نہیں اگلی آیت یہ ہے **والذین جاوامن بعد ہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الایۃ** کہ دعا کرنی ہے کہ اے اللہ جو پہلے مومن گزرے ہیں ان کے بارے میں دل میں میل نہ آئے۔

نجات پانے والی تین جماعتیں:

مہاجرین و انصار اور تیسری وہ جماعت جن کا دل ان کے بارے میں میل کچیل سے پاک اور صاف ہو وہ ان پر تبرائیں نہیں بلکہ ان کے لئے دعائیں مانگتے ہیں تو یہ تین جماعتیں نجات پانے والی ہیں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم تیسری جماعت میں بھی نہیں ہو بلکہ تم چوتھی جماعت میں ہو تو آگے منافقوں کا ذکر ہے لہذا تم منافق ہوئے اگر کوئی یہ

سوال: کرے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں منافق بھی تھے اب کیا معلوم کہ جسے ہم منافق سمجھ رہے ہوں وہ صحابی ہو اور صحابی کو نعوذ باللہ منافق سمجھ لیں۔ امام ابو حنیفہؒ ایک دفعہ حج کرنے کے لئے گئے امام مالکؒ سے ملاقات ہوئی امام مالکؒ نے کہا من این انت فرمایا من العراق امام مالکؒ نے کہا العرق ادار النفاق امام صاحب تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا میں قرآن پاک کی آیت سنا چاہتا ہوں آپ سن لیں اگر کوئی غلطی ہو تو بتلادینا فرمایا سناؤ سنایا ومن اهل لعراق مرد و اعلیٰ النفاق فرمایا نہیں ومن اهل المدينة جب دوبارہ پڑھا ومن اهل العراق تو امام مالکؒ سمجھ گئے کہ میری بات کا جواب ہو رہا ہے کہ قرآن نے اہل مدینہ کو منافق کہا اہل عراق کو منافق نہیں کہا امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ کے استدلال پر بڑے حیران ہوئے۔

جواب:

یہ ہے کہ یہ علیحدہ گروپ تھا سورۃ حشر اور سورۃ توبہ کی ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ علیحدہ تھے کوئی مہاجر کوئی انصاری منافق نہیں تھا متبعین بالا احسان میں کوئی منافق نہیں تھا یہ الگ ٹولہ تھا یہی وہ جماعت ہے جو ہمارے نام میں شامل ہے یعنی صحابہ کرامؓ کی جماعت۔

صحابی کی شان:

بعض صحابی ایسے بھی گزرے ہیں کہ نماز پڑھنے کا موقع بھی نہیں ملا لیکن پھر بھی صحابی ہیں جیسے حجة الوداع کے موقع پر ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور پوچھا کہ محمد ﷺ کون ہیں صحابہؓ نے بتلایا اس نے آپ سے پوچھا کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ مسلمان ہو گیا اور پیچھے ہٹا اس کی اونٹنی کا پاؤں گھڑے میں اٹکا گرا اور مر گیا حضور ﷺ جلدی سے اس کے پاس آئے اسے دیکھا پھر دوسری طرف منہ کر لیا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا اس کی بیویاں حوریں اس کے منہ میں سیب چوڑ رہی ہیں جبرائیل امینؑ نے بتلایا ہے کہ اس نے نذر مانی ہوئی تھی کہ جب تک حضور ﷺ کی زیارت نہیں کروں گا کچھ کھاؤں بیویوں گا نہیں تین دن سے بھوکا تھا صحابی کے لئے بالاحسان کی شرط نہیں لیکن تابعی کے لئے بالاحسان کی شرط ہے لہذا یزید کو تابعی نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ شرط اس میں مفقود ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم:

رسول تو کل تین سو تیرہ ہیں لیکن یہاں بالاتفاق مراد حضور ﷺ ہیں کیونکہ آیاتی الامیین یعنی ام القریٰ میں آیا کہ میں مکہ میں صرف ایک ہی نبی آیا لہذا جب بھی نبی امی کہا جائے گا تو اس سے مراد حضور ﷺ ہوں گے اسی آیت میں صحابہ کا ذکر بھی آگیا **ویز** **کیہم** ان کو پاک کیا کفر والے کفر سے پاک ہو گئے شرک والے شرک سے پاک ہو گئے یہ والجماعت ہو گئے۔

فضیلت فقہ حنفی قرآن سے ثابت ہے:

آخرین منهم لما یلحقوا بهم (سورۃ جمعہ)

اس میں حنفیت کا ذکر امین سے مراد تو عرب ہیں ”آخرین سے مراد بہر حال عجم ہو گا کیونکہ اس کے مقابلے میں لفظ ہے معلوم ہوا کہ ایسے شخص کی پیشین گوئی ہے جو اہل عجم میں سے ہو گا اس سے بھی دین کی خدمت لیں گے لمالیحتوا بھم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک آیا نہیں لیکن صحابہ سے ملے گا ضرور، اب دیکھئے اللہ کے نبی کے دین کی تدوین چار اماموں نے کی ہے امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ بھی عربی تھے عرب کے شیبانی قبیلہ سے ہیں لہذا یہ آخرین میں شامل نہیں کیا جاسکتا امام شافعی ہیں یہ عرب کے مطلبی قبیلہ سے ہیں ان کو بھی آخرین میں شامل نہیں کیا جاسکتا، امام مالک یہ عرب کے اصبحی قبیلہ سے ہے ان کو بھی آخرین میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ ایک ہی امام ابو حنیفہ ہیں جو اہل فارس میں سے ہیں اہل عجم میں سے ہیں اتنی بات تو قرآن سے معلوم ہو گئی وہ عجمی ہو گا بخاری شریف میں سورۃ جمعہ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ **لو کان الدین عند الثریا لنا ولہ رجل من ابواء فارس او کما قال** پہلے دین فرقہ فرقہ ہو کر ختم ہو جاتے ہیں کوئی بھی صحیح نہ رہتا پھر نئے نبی کی ضرورت پڑتی لیکن اس دین کے ساتھ ایسا نہیں ہو گا اگر دین اٹھ کر ثریا ستارہ تک بھی پہنچ جائے ایک آدمی آئے گا جو وہاں سے بھی لے آئے گا یہاں حدیث میں تناول کا لفظ آیا ہے تناول اس وقت بولا جاتا ہے جب کھانا ممکن طور پر تیار ہو صرف کھانا باقی ہو تو وہ آدمی بھی اتنی تشریح کر دے گا ہر چیز پر صرف عمل کرنا باقی ہو گا کسی تحقیق کی ضرورت نہیں رہے گی تو یہاں دین کا لفظ آیا ہے بعض میں ایمان کا لفظ آیا ہے دین کہتے ہیں جو پیدائش سے لیکر مرنے تک کے لیے ہو ایمان عقائد کو کہتے ہیں سب سے پہلے عقائد پر کتاب امام ابو حنیفہؒ نے لکھی ہے اس وقت ایمان کی حقیقت پر بھی لڑائی جھگڑے ہو رہے تھے امام صاحب نے اس لڑائی کو ختم کیا ایمان کی جامع مانع تعریف کی ایمان کامل اور ایمان ناقص یعنی تصدیق تو ہو اعمال نہ ہوں مومن کامل مومن فاسق یہ امام صاحب کا کمال تھا۔

بھٹودور میں گرفتاری کی کہانی.... خود ان کی زبانی:

حضرت مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دن میری گرفتاری ہوئی اسی دن ۵ ۲ مودودی بھی گرفتار ہوئے جب ساہیوال جیل میں پہنچے تو ہماری بیر میں سارے وکیل ہی تھے سارے پڑھے لکھے تھے تو میں فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیتا ظہر کے بعد حدیث کا اور عصر

کے بعد والی بال کھیلتے تھے مغرب کے بعد فقہ کا درس دیتا، عشاء کے بعد تصوف کا پھر کچھ ذکر اذکار ہوتا اور سو جاتے، ایک دن مودودیوں کے امیر نے کہا کہ مولوی صاحب ہماری جماعت اوکاڑا کا جزل سیکرٹری یہ شیعہ ہے ذاکر حسین اس کا نام ہے بڑانیک آدمی ہے ضدی نہیں ہم نے آپ کے درس سنے ہیں امید ہے کہ اگر آپ اسے سمجھائیں تو یہ سمجھ جائے گا بزرگوں کی صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے میں نے کہا کہ جو مودودیوں کو دوست بنالے اسے کسی دشمن کی ضرورت نہیں ہوتی یہ دوست بن کر ایسی دشمنی کرتے ہیں کہ بڑے بڑا دشمن بھی ایسا نہیں کرتا اب مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں باہر جا کر پروپیگنڈہ کریں گے کہ مولوی اندر جا کر بھی لڑائی کرواتا ہے کہا یہاں مناسب نہیں ہے اگر ضروری ہے تو ہم رات کو جب سارے سو جائیں گے چھ سات آدمی بیٹھ کر بات کر لیں گے چنانچہ رات کو ایک بجے ہم بیٹھ گئے وہ مجھے کہتا ہے کہ آپ کی تحقیق میں سب سے بڑا اختلاف شیعہ سنی کے درمیان کونسا ہے میں نے کہا کہ تحریف قرآن کا کہنے لگا جی نہیں امامت کا امامت کا میں نے کہا میری اور آپ کی بات میں تطبیق ہو سکتی ہے اختلاف نہیں ہے اصل اختلاف وہی تھا جو آپ بتلا رہے ہیں لیکن جب اہلسنت کی جانب سے سوالات شروع ہوئے کہ جو اصول دین ہیں وہ قرآن میں اتنی وضاحت کے ساتھ ذکر ہوتے ہیں کہ قرآن کی وہ آیات جن میں توحید کا ذکر ہے دونوں کے ہاں اصول دین میں سے ہیں اگر کافر عربی دان کے سامنے رکھ دیں وہ بھی اس سے توحید ہی سمجھے گا اور کچھ نہیں سمجھے گا اسی طرح رسالت والی جو آیات جو کہ اصول دین میں سے ہیں اگر

کافر عربی دان کے سامنے رکھ دیں وہ بھی رسالت ہی سمجھے گا کچھ اور نہیں اسی طرح قیامت کے متعلق جو آیات ہیں ان سے قیامت ہی سمجھے گا اگر امامت کا مسئلہ توحید و رسالت اور قیامت کی طرح اصول دین کا مسئلہ ہے تو آپ قرآن سے وہ آیات پیش کریں جن میں امامت کا مسئلہ بھی اسی طرح صراحت سے ثابت ہو یا بارہ اماموں کا نام بھی ہوتا ہے تاکہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے اب اہلسنت والجماعت کا یہ سوال بڑا معقول تھا اس کے جواب ہی ہو سکتے تھے یا تو وہ آیات دکھادیں یا اسے اصول دین میں سے نہ مانا جاتا لیکن شیعوں نے تیسرا راستہ اختیار کیا اور کہا کہ امامت کا مسئلہ تو قرآن میں صراحۃً مذکور تھا تحریف کر کے ان آیات کو نکال دیا گیا اس لئے اب انہوں نے اپنا عقیدہ امامت کو بچانے کے لیے تحریف قرآن کا عقیدہ گھڑا، اب اصل اختلاف تحریف پر ہے اگر قرآن محرف ہو گیا ہے پھر تو امامت پر بحث کی ضرورت ہے کہ شاید کچھ آیات کہیں سے مل جائیں غار سے نکل آئیں کسی زمانے میں اس کا انتظار کریں علامہ خالد محمود صاحب نے بڑا چھی بات کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم صلح کرنے والے لوگوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے جب تک تمہارا امام نہیں آتا تم غائب رہو ہم سے لکھو الو کہ جب وہ آجائے گا ہم اسے مان لیں گے ان شاء اللہ چاہے غار سے نکل آئے یا کہیں اور سے اس میں لڑائی نہیں ہوگی، لہذا آپ بھی اس وقت تک غائب ہو جائیں میں تو ہمیشہ صلح کی بات کرتا ہوں اس پر حضرت علامہ خالد محمود صاحب نے ایک واقعہ سنایا جو کہ حاضر خدمت ہے ملاحظہ ہو۔

غیر مقلدوں کا مناظرہ بمقابلہ قادیانی:

مناظرہ شروع ہوا تو شرط میں لکھا گیا تھا کہ قرآن و حدیث کے سوا کوئی بات پیش نہیں کی جائے گی عبداللہ روپڑی غیر مقلدوں کی طرف سے مناظر تھا جس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ جنہوں نے علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی عربی عبارت کی غلطیاں نکالی

تھیں وہ مناظر تھا جب وہ مرزا کی کتاب اٹھائے وہ قادیانی مناظر شور مچا دے یہ کوئی حدیث کی کتاب ہے ہے رکھ دے اسے وہ رکھ دیتا اسی طرح ہوتے ہوتے دن کے بارہ بج گئے اب انہوں نے کہا ہم سے تو قابو نہیں آتے علامہ خالد محمود دیوبندی کو بلاؤ۔

غیر مقلدین دیوبندی کے دروازے پر:

علامہ خالد محمود صاحب کے پاس گئے صورت حال بتلائی چنانچہ علامہ صاحب تشریف لے آئے، اب قادیانی مناظر نے دیکھا کہ اب دیوبندی آگیا ہے کہنے لگا علامہ صاحب پہلے شرطیں پڑھ لیں شرطیں، فرمایا سناؤ، سنادی گئیں علامہ صاحب نے مرزا کی کتاب اٹھائی قادیانی مناظر کہتا ہے کس کی کتاب اٹھائی ہے فرمایا مرزا کی کہنے لگا آپ نے شرطیں نہیں سنی فرمایا سنی ہے ایک مرتبہ پھر سناؤ دوبارہ پھر سنائی کہ قرآن و حدیث کے سوا کوئی بات نہیں کرنی تو آپ نے فرمایا میں تو سمجھا تھا کہ تو بڑھا لکھا ہے تو تو بڑا جاہل معلوم ہوتا ہے نبی کی بات کو حدیث کہتے ہیں میں تیرے نبی کی بات سن رہا ہوں تو نے اس کو نبی ماننے سے انکار کر دیا ہے تیرے نبی کی حدیث ہے سن، جب بات مرزا کی کتاب پر آجائے تو قادیانی نہیں چل سکتا، اب انکا مقصد تھا کہ کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے ہماری جان چھوٹے، مناظرہ غیر مقلدوں اور قادیانیوں کا تھا مسجد بریلویوں کی تھی اس میں لکھا ہوا تھا کہ یا اللہ یا محمد اس نے کہا علامہ صاحب یہ جو لکھا ہوا ہے یا اللہ یا محمد کیا یہ لکھنا جائز ہے علامہ صاحب نے فرمایا مسلمانوں کے پاس دو ہی تودو لیتیں ہیں یا اللہ اور یا محمد اور ہمارے پاس کیا ہے اب اس کا مقصد پورا نہ ہوا کہا علامہ صاحب یہ عربی الفاظ میں آپ نے پنجابی مطلب بیان کر دیا ہے علامہ صاحب نے فرمایا یہ پنجاب کی مسجد میں لکھا ہوا کہ پنجابی میں ہی ترجمہ ہو گا جب عرب کی مسجد میں ہو گا اس وقت دیکھا جائے گا، اب جناب قادیانی مناظر جمال الدین شمس کتابیں اٹھا کر بھاگ گیا ادھر نماز کا وقت ہو گیا عبد اللہ روپڑی پہلے مصلے پر جا بیٹھا جماعت کروانے کے لیے علامہ صاحب نے فرمایا کہ جماعت میں کراؤں گا اس نے کہا نہیں نہیں میں جماعت کرواؤں گا علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اگر تیری وجہ سے ایک

آدمی کی نماز ٹھیک ہو جائے تو کتنی بڑی ثواب کی بات ہے دیکھو آپ آگے کھڑے ہوں گے پیچھے میں کھڑا ہوں گا میں نے فاتحہ نہیں پڑھنی آپ کہیں گے تیری نماز نہیں ہوئی اگر میں آگے ہوا امام بن کر میں بھی پڑھوں گا آپ پیچھے پڑھ لیں گے میری بھی نماز ہو جائے گی آپ کی بھی تو یہ خیال رکھا کریں جہاں حنفی اور غیر مقلد جمع ہو جائیں وہاں مقلد کو امام بنایا کریں اس کے پاس اس کا جواب نہیں تھا وہ اٹھ کر پیچھے ہو گیا، اور میں نے جماعت کروائی اسی طر ایک دفعہ تقریر فرما رہے تھے، ایک آدمی نے چٹ بھیجی کہ صحابہ کرام آپس میں لڑتے تھے آپ نے فرمایا کون کہتا ہے کہ لڑائی باقی رہی انہوں نے تو صلح کر لی تھی یہ شیطان بیٹھے ہیں جو ابھی بھی لڑائی کی باتیں کرتے ہیں حضور ﷺ کی پیشین گوئی تھی کہ صلح ہو جائے گی اور صلح ہو بھی گئی تھی لہذا اب صلح کی باتیں کیا کریں لڑائی کی باتیں نہ کیا کریں۔

اسی طرح مولانا رومؒ لکھتے ہیں کہ ایک کُردی ایران پہنچا دس محرم تھی۔ لوگ پیٹ رہے تھے۔ وہ کبھی ادھر دیکھتا ہے کبھی ادھر دیکھتا ہے کہ یہاں کیا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا شاید کہ آپ کو معلوم نہیں کہ امام حسینؑ شہید ہو گئے۔ اس نے کہا اچھا یہاں آج اطلاع آئی ہے....

لما یلحقوا بہم عرض کر رہا تھا کہ یہ امام صاحب کی پیشین گوئی کا ذکر ہے اگر سوال کرے کہ یہ تو جمع کا صیغہ ہے حدیث میں کہیں ر جل واحد کا صیغہ ہے کہیں ر جل جمع کا صیغہ ہے

جواب: یاد رکھیں جمع کا صیغہ صرف یہیں آسکتا ہے کہیں اور نہیں آسکتا۔ کیونکہ امام مالکؒ نے فقہ اکیلے بیٹھ کر مرتب کی کوئی جماعت ساتھ نہیں تھی۔ امام شافعیؒ نے اکیلے بیٹھ کر مرتب کی ہے اور اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اکیلے بیٹھ کر مرتب کی ہے ایک ہی

امام ہے جس نے پہلے شوریٰ بنائی ہے اور اس شوریٰ میں بیٹھ کر فقہ مرتب کی ہے۔ جہاں واحد کا صیغہ آتا ہے وہاں سردار مراد ہے جہاں جمع کا صیغہ آتا ہے وہاں سارے مراد ہیں۔

وہو العزیز الحکیم:

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کا صحابہ کا امام صاحب کا ذکر فرمانے کے بعد دو صفتیں بیان فرمائیں عزیز، حکیم کہ اللہ ان کو قیامت تک غالب رکھیں گے۔ نبی کی سنت بھی صحابہ کی عظمت بھی حنفیت بھی غالب رہے گی۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء:

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں آمنہ کے لال ﷺ نے درخواست نہیں دی تھی کہ یا اللہ ختم نبوت کا تاج میرے سر پر رکھ دے صدیق نے درخواست نہیں دی کہ صداقت کا تاج میرے سر پر سجادے امام صاحب نے درخواست نہیں دی کہ تدوین کا صلہ میرے سر پر سجادے بلکہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

واللہ ذو الفضل العظیم:

جس پر فضل عظیم ہو امام کا لقب اسے ہی فٹ آتا ہے۔ جس پر فضل عظیم ہو گا اسے ہی امام اعظم کہا جائے گا۔ چنانچہ اپنے بھی کہتے ہیں بیگانے بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ اہل سنت والجماعت اور حنفیوں کا تذکرہ آگیا ماقبل میں جو آیات گزریں ان میں پہلے مہاجرین کا ذکر پھر انصار کا پھر تبعین کا تھا چوتھے نمبر پر منافقین کا تھا یہاں پر چوتھے نمبر پر گدھوں کا ذکر ہے۔ کمثل الحمار یحمل اسفاراً۔ ترتیب ہے اہل سنت، پھر والجماعت، پھر حنفی، پھر چوتھے نمبر پر گدھے۔ یہ تینوں کام دین کے تعمیری کام تھے تکمیل دین تمکین دین تدوین دین۔ عوام کو سمجھانے کے لئے یوں تعبیر اختیار کیجئے کہ اللہ کے نبی دین کو لانے والے صحابہ کرام دین کو پھیلانے والے ائمہ

دین اسکو لکھوانے والے یہ تینوں کام جو تعمیراتی تھے یہ خیر القرون میں مکمل ہو گئے۔ اب تخریب کاروں کی باری آگئی تو پھر کچھ گدھے بھی ہو گئے جو کتابوں کا بوجھ اٹھایا کریں گے الفاظ پر مدار رکھیں گے رجال اللہ پر دین کا مدار نہیں رکھیں گے ترجمہ دیکھ کر کوئی کچھ مطلب بیان کر رہا ہے کوئی کچھ تو پھر گدھے بھی آجائیں گے۔ ایک مولوی صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ قرآن کی تفسیر حدیث سے چاہئے۔ میں نے کہا کہ صحاح ستہ کی ہر کتاب میں حدیث ہے کہ جو امام سے پہلے رکوع و سجدہ میں چلا جائے خطرہ ہے کہ اس کا سر گدھے جیسا نہ بن جائے۔ تو امام کی مخالفت کرنے والے کو اللہ کے نبی گدھا فرماتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ ایک اس مسجد کے امام کی مخالفت کر رہے وہ چھوٹا گدھا ہو گا اور ایک پوری دنیا کے امام اعظم کی مخالفت کرتا ہے وہ اتنا ہی بڑا گدھا ہو گا۔ گدھے میں جو اس کا سب سے بڑا وصف ہے وہ ہے ضد غیر مقلدوں میں بھی ضد بہت ہوتی ہے یہ تو اس کی اصل صفت ہے اور اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس کی کمر پر دو تین من بوجھ رکھ دیں وہ برداشت کر لیتا ہے لیکن سر پر کپڑا برداشت نہیں کرتا وہ ننگے سر رہتا ہے اب کچھ گدھے سنت سے ضد کریں گے کچھ گدھے صحابہؓ سے ضد کریں گے کچھ گدھے امام اعظم ابو حنیفہؒ سے ضد کریں گے۔ تو ہیں یہ سارے درجہ بدرجہ گدھے **یحمل اسفاراً**۔ جو کتابیں خوب ہوتی ہیں کمرہ بھرا ہوا ہوتا ہے لیکن تکبیر تحریمہ کا مسئلہ نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ نے کیسی اچھی ترتیب رکھی ہے اب ان گدھوں کے علاج کے لئے اللہ تعالیٰ نے علماء دیوبند کو ہمت دی تو نبی پاک سے دین کو تکمیل حاصل ہوئی صحابہ سے تمکین حاصل ہوئی امام ابو حنیفہ سے دین کو تدوین حاصل ہوئی

ہم دیوبندی کیوں ہیں؟

علماء دیوبند سے اللہ تعالیٰ نے تطہیر دین کی خدمت لی جب اس سچے دین میں بدعات اور الحاد ملنے لگا تو ان علماء دیوبند نے قربانیاں دے کر سنت اور دین کے چہرے کو نکھار کر سامنے کر دیا تو انکے ذریعہ دین کو تطہیر دین حاصل ہوئی اس وجہ سے ہم علماء دیوبند

سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں جو انکا عقیدہ ہے وہی ہمارا عقیدہ ہے اب ترتیب یوں ہوگی کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ سے دین کو تکمیل نصیب ہوئی اور صحابہ کرامؓ سے تمکین اور ائمہ سے تدوین دین اور علماء دیوبند سے تطہیر دین حاصل ہوئی۔ عام فہم ترتیب یوں ہوگی نبی کریم ﷺ دین کو لانے والے صحابہ کرامؓ دین کو پھیلانے والے ائمہ دین کو لکھوانے والے اور علماء دیوبند دین کو بچانے والے ہمارے نام کے ایک ایک لفظ کا الگ الگ مقصد ہے۔

لطیفہ:

مولانا محمد انور صاحب متہم جامعہ دارالعلوم کبیر والہ انہوں نے سنایا کہ ایک درزی ہے وہ نماز تو اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھتا ہے لیکن جمعۃ المبارک دارالعلوم میں پڑھتا ہے اس نے کہا کہ ایک اسکول میں عربی ٹیچر ہے وہ مجھ سے کافی کپڑے سلواتا ہے جتنے میں پیسے مانگوں اس سے دس روپے زیادہ دیتا ہے اب وہ مجھے یہ اشتہار دے گیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اہل حدیث ہوں میں نے اسے کہا کہ تیرا کپڑوں والا کام خراب ہو جائے گا اس نے کہا کہ بے شک ہو جائے تو میں نے کہا کہ جب وہ آئے مجھے بلا لینا جب وہ آیا تو درزی نے لڑکا بھیجا جب مولانا صاحب وہاں پہنچے تو درزی کھڑا ہو کر ملا اور وہ بھی ملا درزی نے کہا یہ حضرت بڑے نیک آدمی ہیں عربی ٹیچر ہیں اور اہل حدیث ہیں، میں نے حیران ہو کر کہا کہ یہ اہل حدیث ہے، اہل حدیث؟ اس نے کہا کہ سن کر حیران کیوں ہو گئے ہو میں نے کہ اہل حدیث کا لفظ تو اسلامی کتابوں میں محدث کے معنی میں آتا ہے جس کو حدیث کی سند کا ایک ایک راوی یاد ہو اس کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات یاد ہو استاذوں کے نام یاد ہوں شاگردوں کے نام یاد ہوں اگر آپ بھی وہی اہل حدیث ہیں تو آپ بھی ایک دو حدیثیں سنائیں اور راویوں کے حالات سنائیں کہنے لگا میں وہ اہل حدیث نہیں ہوں میں نے کہا اچھا آپ پھر دوسرے اہل حدیث ہیں اس نے کہا کہ دوسرے کون ہوتے ہیں میں نے کہا کہ کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کو کپورے خسیے کھانے کا شوق ہوتا ہے کیونکہ خفی کہتے ہیں کہ یہ

نہیں کھانے چاہئیں خفیفوں کے نزدیک خفیفوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے تو یہ ضد میں آکر کھاتے ہیں اور کپور اہل حدیث بن جاتے ہیں ان کی دوپکی نشانیاں ہوتی ہیں کیونکہ کپورے گرم ہوتے ہیں یہ خود ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہوتے ہیں تاکہ جو پسینہ وغیرہ آیا ہوا ہے وہ خشک ہو جائے اور دوسری نشانی یہ ہے کہ جب گرمی کا ابالا اٹھتا ہے تو سر پر کپڑا نہیں لیتے اور اوپر کپڑا نہیں رکھ سکتے جب خفیفوں کی گرمی کا غبارہ اوپر جاتا ہے تو سر برداشت نہیں کر سکتا یہ انکی دوپکی نشانیاں ہیں اس لئے وہ محدث اہل حدیث نہیں ہوتے بلکہ کپورے اہل حدیث ہوتے ہیں وہ اٹھ کر وہاں سے بھاگا جب جمعہ کو درزی آیامیں نے پوچھا سناؤ اب آیا وہ اس نے کہا اب وہ دوبارہ نہیں آیامیں نے کہا اب وہ آئے گا بھی نہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ چراغ ہدایت ہیں:

ہماری متصل سند کو دوسرے طریقے سے سمجھیں اہل سنت میں ہماری نسبت آفتاب نبوت کی طرف ہے وہ سر آجا منیر آہے والجماعت میں نسبت صحابہ کرام کی طرف ہے ج جو نجوم ہدایت ہیں حنفی ہونے کی نسبت امام اعظم کی طرف ہے جو نجوم تک پہنچنے کا ذریعہ ہے جیسا کہ فرمایا لوکان الدین عند الشریا یعنی جو چراغ ہدایت ہے۔ چراغ کی ضرورت وہاں ہوتی ہے جہاں سورج کی روشنی نہ آرہی ہو جہاں پر سورج کی روشنی ہوں وہاں چراغ کی ضرورت نہیں ہوتی چونکہ چراغ ہر جگہ نہیں جلا یا جاتا بلکہ وہاں جلا یا جاتا ہے جہاں چراغ کی ضرورت ہو، اسی اجتہاد کی ضرورت وہاں ہوتی جہاں قرآن و حدیث کی صراحت نہ ہو چراغ کا کام روشنی کرنا اور صرف چیز کو ظاہر کرنا ہوتا ہے جیسے آپ اندھیرے میں چراغ جلائیں اور کتاب دیکھیں تو میں صفحہ پر جتنی سطور ہیں جتنے الفاظ اور حروف ہوتے ہیں اتنے ہر چراغ دکھلاتا ہے ایک نقطہ میں بھی کمی بیشی نہیں کرتا نہ کوئی نقطہ کم کرتا ہے اور نہ ہی بڑھاتا ہے اسی طرح مجتہد نہ کوئی مسئلہ دین میں

بڑھاتا ہے اور نہ ہی کوئی مسئلہ کم کرتا ہے ہاں دین کے وہ مسائل جو بغیر روشنی کے نظر نہیں آتے وہ دکھلا دیتا ہے امام صاحب چراغ

ہدایت ہیں صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت میں علماء دیوبند محافظ ہدایت ہیں۔

لطیفہ:

ایک آدمی انگلینڈ چلا گیا کمائی وغیرہ کرنے کے لئے ایک دن وہ بازار میں ایک طرف بیٹھ کر رونے لگ گیا لوگ اس سے پوچھتے ہیں کہ بھائی کیا ہوا کیوں روتے ہو وہ بتلاتا کچھ نہیں رو رہا ہے لوگوں نے کہا کہ اس کے ساتھیوں کو بلاؤ وہ پوچھیں اس سے، کہ رونے کیا وجہ کیا ہے جب ساتھی اس کے پاس آئے ایک نے پوچھا کیوں رو رہا ہے اس نے جواب دیا کہ بس تو بھی رووہ بھی رونے لگ گیا دوسرا آیا اس نے پوچھا اس سے کہا بس رووہ بھی لگ گیا، اسی طرح پانچ چھ ساتھی رو رہے تھے لوگوں نے پوچھا کہ کیوں رووہے ہو ایک نے کہا یہ رو رہے تھے میں بھی رونے لگ گیا دوسرے سے پوچھا تو کیوں روتا ہے اس نے کہا یہ رو رہے تھے میں بھی رونے لگ گیا آخر کار بات اسی پر آگئی اس سے پوچھا بات تو بتلا اس نے کہا بات بتلانے والی ہو تو بتلاؤں لوگوں نے کہا آخر بات کیا ہے اس نے کہا کہ ہمارے گاؤں سے نائی خبر لے کر آیا ہے کہ تیری بیوی بیوہ ہو گئی ہے لوگوں نے کہا کہ تو یہاں بیٹھا ہوا ہے تیری بیوی کیسے ہو گئی اس نے کہا سمجھ تو مجھے بھی یہ بات نہیں آئی لیکن نائی ہے بڑا معتبر اس کی بات پر یقین ہے وہ نہایت ہی معتبر اور سچا ہے۔

یہی حال غیر مقلدین کا ہے کہ ان کو بات سمجھ میں آئے یا نہ آئے کہتے ہیں کہ روپڑ سے جو نائی (عبداللہ روپڑی) آیا ہے وہ

ہے معتبر۔

حنفیوں کی نماز خشوع و خضوع والی ہے:

اہل مکہ نے امام اعظم ابو حنیفہ کی نماز نماز دیکھ کر کہ **مارینا احسن من صلوٰۃ ابی حنیفہ رحمہ اللہ** ، مولانا محمد امین

صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پہلے صرف یہ چھ کتابوں میں پڑھتا تھا **مارینا احسن من صلوٰۃ ابی حنیفہ** ، جب عمرہ پر گیا، پھر آنکھوں سے مشاہدہ ہوا کہ جو نماز امام صاحب نے ہمیں دی ہیں اس سے پیاری اور کوئی نماز نہیں کیونکہ باقیوں کے ہاں عمل کثیر کی کوئی واضح تعریف نہیں کیونکہ دیکھا ہے کہ نماز شروع کی بٹن کھول رہا ہے پرھ بند کر رہا ہے دوسرے کو دیکھا اللہ اکبر کہا جیب سے مسواک نکالی مسواک شروع کر دی امام نے یہاں اللہ اکبر کہا جب رکوع جانا ہے تو سپیکر دور ہے وہاں جا کر اللہ اکبر پھر یہاں آ کر رکوع میں جاتا ہے تقابل کے وقت پتہ چلتا ہے کہ کون سی نماز میں سکون زیادہ ہے حنفیوں کی نماز سے زیادہ سکون کسی کی نماز میں نہیں۔

غیر مقلدوں کی نماز میں سکون ہوتا:

اللہ اکبر کہیں گے خارش شروع کر دیں گے جب تک نماز پڑھتے رہتے ہیں ان کی خارش ختم نہیں ہوتی نہ نماز سے پہلے ان کو خارش ہوتی ہے نہ نماز کے بعد ایک مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ اللہ نے ان کو عذاب دیا ہے کہ ان کی نماز میں خارش پیدا کر دی ہے۔ غیر مقلدوں کے آدمی میں محمد اسحق بھٹی صاحب زندہ ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی، **”نقوش عظمت رفتہ“** کے نام سے اس میں بز رگوں کے حالات لکھے ہیں اس میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ۔

علماء دیوبند ادب کمال درجہ کا پایا جاتا ہے:

ایک دفعہ مولانا عبید اللہ سندھی صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ تین عالم دین آئے مولانا نے ان کو گالیاں دینی شروع کر دیں مولانا گالیاں دے رہے ہیں وہ آگے سے جی جی کر رہے ہیں اور زبانیں خشک ہو رہی ہیں ذرا بھر ادب میں فرق نہیں آیا، میں بیٹھا دیکھ رہا تھا میں نے سوچا کہ یہ ہے علماء دیوبند کا حال۔

غیر مقلدین انتہائی درجہ کے بے ادب ہیں:

محمد اسحق بھٹی صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارا یہ حال ہے کہ جو ہم سے چھ مہینے پڑھ لے وہ سب سے پہلے ہمارا مقابلہ کرتا ہے ہماری غلطیاں نکالتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا استاذ جہنمی ہے یہ بالکل غلط بات ہے، معلوم ہوا کہ غیر مقلد اپنے استاذوں کا بھی ادب نہیں رکھتے۔ اور لکھتے ہیں کہ ہمارے اندر نیارواج پیدا ہو گیا ہے نماز کے بعد دعائے گنابادت ہے میں نے اس پر بڑا سوچا کہ آخر کیا وجہ ہے حالانکہ پہلے تو اہل حدیث دعائے گنابادت کرتے تھے میاں نذیر حسین نے بھی فتاویٰ نذیریہ میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد دعائے گنابادت ہے فرضوں کے بعد بھی۔ فتاویٰ ثنائیہ میں اور فتاویٰ اہل حدیث میں لکھا کہ آج کل کیا ہو گیا ہے میں سوچتا رہا پہلے اہل حدیث غریب ہوتے تھے وہ اللہ سے مانگتے تھے نماز کے اندر بھی اور بعد میں بھی اور ہاتھ اٹھا کر بھی اور بغیر ہاتھ اٹھائے بھی اب یہ لوگ لاکھوں میں کھیلتے ہیں کروڑوں کے خواب دیکھتے ہیں ان کو کیا ضرورت ہے اللہ سے مانگنے کی لکھتے ہیں کہ میں یہ بھی غنیمت سمجھتا ہوں کہ بیچارے وقت نکال کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے ہیں اور مصروفیات کا یہ حال ہے کہ جسم پر خارش کرنے کا موقع نماز میں ملتا ہے نماز کے اندر جسم ایک ایک حصہ پر خارش کی جاتی خود لکھتا ہے کہ کھرک فی الصلوٰۃ یہ آج کل ہمارے ہاں مستقل مسئلہ بن چکا ہے۔

خلاصہ کلام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت ہیں اور صحابہ نجوم ہدایت ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ چراغ ہدایت یہ ہماری متصل

سند ہے اور غیر مقلدین بے سندے ہیں ان کی کوئی سند نہیں لہذا جب کسی غیر مقلد سے ملاقات ہو تو کہنا چاہئے کہ بے

سند آگیا ہے۔

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین -